گلِ کوہسار

.....

شجرہ نسب قبیلہ کیٹھوال

شاخ

صورت سی(سوری)

تاریخ کیٹھوال شاخ صورت سی (سوری)

شاخ صورت سی (سوری) کا شجرۂ نسب مکمل کرنے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف شخصیات نے اپنی طرف سے کوشش کی جس میں نمایاں کردار جناب محمد گلزار صاحب (پھوننڈی) کا ہے انہوں نے قبیلہ کو تحریری شکل دینے کے لئے 1980 میں کام شروع کیا اور ان کا ساتھ حاجی ماسٹر محمد رحیم صاحب (ڈھل)، لیفٹیننٹ محمد نواز صاحب (ملکانہ)، لیفٹیننٹ کمانڈر سلیم اختر صاحب (پھوننڈی) اور ماسٹر امتیاز احمد صاحب (پھوننڈی) نے دیا۔

تاریخ کیٹھوال شاخ صورت سی (سوری) خاندان اور شجرۂ نسب کو مکمل کرتے ہوئے ہمارے سامنے صبیر ستی صاحب کی لکھی ہوئی ایک کتاب تاریخ قبیلہ کیٹھوال اور پھر شاخ صورت سی (سوری) کے بارے میں ماسٹر امتیاز احمد صاحب کا مرتب کردہ ایک شجرہ بھی موجود تھا، جو تھا تو نامکمل لیکن ان دونوں شخصیات کی تحاریر سے ہمیں بہت مدد ملی اس کے بعد ایک مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے تمام ممبران نے اپنی پوری لگن اور محنت سے کام کیا اور تاریخ کیٹھوالاں سے مرتب کردہ مختلف داستانیں اور سابقہ تمام ریکارڈ اکٹھا کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور تک کے تقریباً تمام ہی افراد کے نام درج کروائے۔

تحریر لکھنے سے پہلے اگر ہم صبیر ستی صاحب کی کاوشوں کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا نہ کریں تو یہ زیادتی ہوگی۔ صبیر ستی صاحب نے اس کتاب (قبیلہ کیٹھوال) کی تاریخ کو زندہ کیا۔ لوگ ایسے قابل اور محنتی لوگوں کو رہتی دنیا تک یاد رکھتے ہیں اور ہمیشہ ان کے حق میں دعا گو رہتے ہیں۔

اس مختصر سی کتاب جو کہ شجرہ جات کے لئے لکھی گئی ہے اس کے تصنیف کے لئے جن شخصیات نے ہماری مدد کی ہم ان کے بے حد ممنون و مشکور ہیں۔ اور اس کام میں جن لوگوں نے اپنی ذاتی مصروفیات یا کسی بھی وجہ سے شخصی بے رخی اور بے حسی کا ثبوت دیا ان سے بھی کوئی گلہ نہیں بلکہ ان کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ پاک ان کے دل میں بھی اپنے شجرۂ نسب کی سابقہ اور آنے والی معلومات کو زندہ رکھنے کی تڑپ پیدا کرے۔ آمین!

آخر میں ہم قبیلہ کیٹھوال صورت سی (سوری) کے تمام افراد سے ملتمس ہیں کہ اس خاندان کی تاریخ کو زندہ رکھنے کے لئے جب بھی کسی کے ہاں بیٹا پیدا ہو تو اس کا اندراج ٹیچر محمد اسد آزاد صاحب (پھوننڈی) کے پاس کروائیں جو کہ اس سارے کام کو کتابی شکل دینے کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ رابطہ نمبرز: 0300-3644676 اور 0303-3644676

منجانب

ٹیچر راجہ آفتاب احمد و ٹیچر محمد اسد آزاد

ایگزیکٹو کمیٹی قبیلہ کیٹھوال شاخ صورت سی (سوری) ویلفیئر آرگنائزیشن

عہدہ	نام	شناختی کارڈ نمبر	موبائل نمبر
سرپرستِ اعلیٰ	برگیڈیئر (ر) محمد امجد آزاد (پھونڈی)		0323-5499196
سرپرستِ دوم	کرنل (ر) ظفر محمود (ملکانہ)		0321-5892066
صدر	ٹیچر (ر) راجہ آفتاب احمد (بن)		0336-5345824
قانونی مشیر	ایڈووکیٹ ہائی کورٹ راجہ محمد فاروق (ملکانہ)		0334-5081863
معاون قانونی مشیر	سیکشن آفیسر محمد ارشد (ڈھل)		0320-5080802
جنرل سیکرٹری	ٹیچر محمد اسد آزاد (پھونڈی)		0303-3644676
جائنٹ سیکرٹری	اسسٹنٹ کنٹرولر امتحانات راجہ سجاد اکبر (پھونڈی)		0333-2001212
معاون سیکرٹری	راجہ محمد اخلاق (پھونڈی)		0305-8982283
سینئر نائب صدر	راجہ محمد سعود (پتریاٹہ)		0314-5293585
نائب صدر (اول)	ڈاکٹر راجہ محمد عمران (پھونڈی)		0331-5291246
نائب صدر (دوم)	امتیاز احمد خلیفۃ القادری (پتریاٹہ)		0321-5649324
نائب صدر (سوم)	محمد صابر (ڈھل باندی)		0324-9543144
نائب صدر (چہارم)	محمد ظہیر (نیلور)		0313-5780358
نائب صدر (پنجم)	محمد رشید		0320-5423311
صدر مصالحتی کمیٹی	حاجی محمد رزاق		0311-5320707
معاون صدر مصالحتی کمیٹی	یاسر منیر (ملکانہ)		0322-5015178
فنانس سیکرٹری	محمد لطیف (پتریاٹہ)		0322-9852552
معاون فنانس سیکرٹری	طارق فیاض (ملکانہ)		0321-5430214
سیکرٹری نشر و اشاعت	محمد صبیر احمد (ڈھل)		0321-9399438
معاون سیکرٹری نشر و اشاعت	ٹیچر عتیق الرحمٰن (پھونڈی)		0323-5852385
محاسب (اول)	ٹیچر (ر) راجہ سرور سعید (سرگراں)		0321-5607301
محاسب (دوم)	عدنان شہزاد (ڈھل)		0321-4309933

نسبی رشتے (Ancestral Chain)

قدیم روایت کے مطابق راجہ کیٹوسی کے بیٹے راجہ جیرسی کے تیرہ بیٹوں میں سے دو بیٹوں راجہ شیرسی اور راجہ صورت سی (سوری) سے نرینہ اولاد چلی ہے۔ جبکہ راجہ کورسی کی پوتی پورن بانو اور راجہ بورسی کی بیٹی صلالہ بیگم (شعلہ بیگم) ستی قبیلے کی اُمہاتِ اولیٰ ہیں۔ راجہ شیرسی کے پوتے " کیٹو " کی اولاد اور راجہ صورت سی (سوری) دونوں کی اولاد کیٹھوال کہلاتی ہیں۔

راجہ صورت سی (سوری) کی اولاد کا کیٹھوال ہونا یا ریکارڈ مال میں کیٹھوال درج ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ روایتی شجرہ نسب کے مطابق راجہ جیرسی سے چند سلسلے پہلے ایک نام کیتوشی (کے۔تو۔شی) آتا ہے۔ یہی نام مقامی زبان کے اثر کے تحت تبدیل ہو کر " کیٹھو " بن گیا اور بعد میں اس کی اولاد کیٹھوال کہلانے لگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس قبیلے کا اصل مورثِ اعلیٰ " کیتوسی " ہو یا اس سے بھی پہلے گزر جانے والا کوئی نامور شخص " کیتوسی " ہوا ہو جس کے نام پر اس کی اولاد لفظی تغیر کے تحت " کیٹھوال " مشہور ہو گئی ہو۔ اُس دور کے شجرہ جات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہخامنش اور راجا جیرسی کے درمیان ہر تیسری نسل میں ایک نام کیتوشی پھر کیدوشی اور پھر کیٹوسی آیا ہے اور عین ممکن ہے کہ انہی ناموں کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ نام قبیلہ کیٹھوال میں تبدیل ہو گیا ہے اور اس طرح راجا جیرسی کی اولاد کیٹھوال کہلانے لگی جو آج تک موجود ہے۔

علاقہ چارہان میں آباد کیٹھوال راجہ جیرسی کے بیٹے "شیرسی" کی اولاد ہیں جبکہ راجہ صورت سی (سوری) کی اولاد بنیادی اور قانونی بندوبست ہائے اراضی کے دوران تحصیل مری اور تحصیل کوٹلی ستیاں کے شجرہ جات میں شامل نہ ہو سکی۔ تاہم ترمیمی بندوبست میں وہ "سوری کیٹھوال" درج ہیں۔

راجہ بیرسی کی اولاد لورہ اور اس کے مضافات میں آباد ہے جو بیرسین کیٹھوال کہلاتے ہیں جبکہ وہ اعوان میں ضم ہو چکے ہیں۔ اب اُن کو کیٹھوال کہا جائے تو وہ اپنی قوم اعوان بتاتے ہیں جبکہ اپنی خیل کیٹھوال بتاتے ہیں۔

کیٹھوالوں کی آبادی کم کیوں ہے؟

یہ سوال ہر مقام پر اٹھتا ہے کہ اگر کیٹھوال اس خطے کے پہلے آباد کار ہیں تو اس خطہ ارض پر بعد میں وارد ہونے والے قبائل اور خاندانوں کی آبادی کیوں زیادہ ہو گئی ہے اور پہلے سے آباد لوگ کیونکر کم ہو گئے ہیں۔ اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ "ڈل" میں قبیلے کے تمام جواں مرد ڈوب گئے۔ موجودہ کیٹھوال زندہ بچ جانے والے "صورت سی (سوری)" کے بیٹے "منگاخان" اور "سردار شیر سی" کے پوتے "کیٹو" کی اولاد ہیں۔ یہ بھی شنید ہے کہ گزشتہ دو صدیوں کے دوران اس علاقے میں طاعون اور پیٹ کی بیماریاں اکثر پھوٹ پڑتی تھیں جن سے بے شمار اموات واقع ہوئیں۔ یہ بھی شواہد موجود ہیں کہ تنگئی روزگار نے لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیا جس سے آبادی کافی کم ہو گئی۔ یہ تمام وجوہات کمی آبادی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تاہم علمِ حیاتیات کی سوچ جو تاریخ کی سَنَد کے ساتھ موجود ہے اس سے پہلو تہی مناسب نہیں لگتی۔ ذرا سوچیے کہ حیوانات اور نباتات ایک منطقی رفتار سے صفحۂ ہستی سے غائب ہوتے جا رہے ہیں یا ایک جدّت کے ساتھ نئے روپ میں زندہ ہیں اور زندہ و باقی رہنے کی جہدِ مسلسل میں ہیں۔ دراصل یہ نظامِ حیات کی حرکی اور تغیری کیفیت ہے جس کے نتیجے میں زندگی قائم و دائم ہے۔ پودوں کی مٹی بدلتی رہے اور شاخ تراشی اور پیوند کاری ہوتی رہے تو پودوں کی جسامت، حسن اور برگ و باد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک معیاد کے بعد پرانے اور غیر مفید ہو کر ناپید ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ایک انسانی گروہ جو قدامت پسند ہو، دیگر قبائل اور خاندانوں سے الگ تھلگ ہو، آن، غیرت اور خالص خون کے حوالے سے جنسی اور سماجی امتزاج سے گریزاں ہو تو قدرتی طور پر تولید و بالید کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور پیدائش و افزائش کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

کیٹھوالوں کو اپنے خالص خون پر فخر ہے اور دیگر قبائل اور خاندانوں سے شادی بیاہ پسند نہیں کرتے اس لئے اُن کی نمو اور نکھار میں کوئی واضح تبدیلی نہیں آ رہی۔ قبیلے کی نسلی اور سماجی زندگی کا مشاہدہ کرنے والے بآسانی یہ جان سکتے ہیں کہ جن کیٹھوال گھرانوں نے دیگر قبائل سے شادیاں کی ہیں اُن کی اولاد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اِس کے برعکس قبیلے اور خاندان تک محدود و پابند رہنے والے گھرانے ہر شعبہ زندگی میں قدیم نسل اور قدیم تمدن کی تصویر نظر آتے ہیں۔

دنیا میں اب بھی بہت سے قبائل موجود ہیں جو اپنی قدیم ترین طرزِ زندگی سے وابستہ ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُن کی آبادی محدود سے محدود ہو کر ناپید ہو سکتی ہے پھر بھی انہیں اپنی مخصوص زندگی پر فخر ہے۔ شاید کیٹھوال بھی اُن بنیاد پرست قبائل میں شامل ہیں جو اپنے قدیم تمدن کا بے ساختہ احترام کرتے ہیں۔

راجا اور خان (سابقے اور لاحقے)

میراثی، ڈوم اور شجرۂ نسب سنانے والے خاص و عام کو خوش کرنے کے لئے نام کے ساتھ راجا یا خان لگایا کرتے تھے۔ کسی کو زیادہ خوش کرنا مقصود ہو تو نام کے ساتھ راجا اور خان دونوں کا اضافہ کر دیتے تھے حالانکہ راجہ کا لقب راجپوت اقوام کے لئے مخصوص ہے اور خان ترک اور پختون استعمال کرتے ہیں۔

1860ء کے بندوبست اراضی کے تحت جب سرکاری طور پر شجرہ جات تیار کئے گئے تو اس وقت بھی افسر مجاز کے رُوبرو شجرہ خواں پیش ہوئے اور اپنی عادت کے مطابق ہر نام کے ساتھ راجا یا خان کا سابقہ یا لاحقہ استعمال کیا۔ وہی شجرے تصدیق ہو کر محکمہ مال کے ریکارڈ میں درج ہو گئے۔ جو آج تک موجود اور زیرِ عمل ہیں۔ اعوان، ڈھونڈ، دھنیال، ستی، اور گکھڑ اپنی اپنی تواریخ کے مطابق نہ راجپوت ہیں اور نہ ہی ترک اور پختون، پھر بھی راجا اور خان کے اضافی القاب استعمال کر رہے ہیں۔

کیٹھوال قبیلے کے سرکاری شجرے میں بھی اکثر ناموں کے ساتھ "خان" درج ہے اور بعض خاندانوں نے ماضی قریب میں "راجا" لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اس کا جواز ہے یا نہیں، اس بحث میں اُلجھے بغیر ایک روایت کے حوالے سے یہ مان لینے میں کوئی حرج نہیں کہ کیٹو قبیلے کے آباؤ اجداد جب ٹیکسلہ میں حکمران خاندان کی حیثیت سے وارد ہوئے تو مفتوحہ حکمران اور ان کے خاندان کے افراد اپنے ناموں کے ساتھ "راجا" استعمال کرتے تھے۔ عین ممکن ہے کہ فاتح خاندان نے ہندی تمدن کے زیرِ اثر بعد کے اَدوار میں "راجا" کا لقب استعمال کرنا شروع کر دیا ہو۔ یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ کیٹھوال راجپوت ہیں۔

پہلے آباد کار (کیٹھوال)

کیٹھوال اس علاقے کے پہلے آباد کار ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ نئے وطن میں نئی آباد کاری کے وقت اس قبیلے کا جدِ اعلیٰ اور سردارِ اعلیٰ کون تھا۔ اور اس خاندان کے ہمراہ دیگر خاندانوں کی تعداد کتنی تھی۔ تاہم روایت راجا جیرسی کو کیٹھوالوں کا جدِ اعلیٰ اور سردارِ اعلیٰ مانتی ہے جن کے تیرہ بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ راجا جیرسی کے زیرِ تسلط علاقے میں موجودہ تحصیل کہوٹہ کا تمام شمالی علاقہ اور تحصیل مری کا مشرقی علاقہ بشمول تحصیل کوٹلی ستیاں شامل تھے۔ راجا جیرسی نے اپنی زندگی میں یہ علاقہ جات اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیئے تھے اور بیٹوں نے اپنے اپنے علاقوں میں جا کر نئی بستیاں آباد کر لی تھیں۔ ان علاقوں میں پھیلے ہوئے قبرستان اور لوک داستانیں ناقابلِ تردید شواہد ہیں۔

کیٹھوال ذوالقرنین کے حوالے سے ہنا منشی خاندان کی ایک شاخ ہیں۔ اگرچہ شجرۂ نسب نامکمل ہے پھر بھی اُن قیاسی اور من پسند مکمل شجروں سے بدرجہ اُتم بہتر ہے۔ چند لفظوں کا سچ من گھڑت داستانوں کے انبار پر ہمیشہ وزنی رہا ہے۔

متفرقات

ہنا منش

ایران کی قدیم تاریخ اور قدیم زبان کے حوالے سے مؤرخین نے لکھا ہے کہ "ہنا منش" ایک خوش بخت اور مبارک افسانوی پرندے کا نام ہے جس کا جسم تین سروں والے اژدہا کا اور اُس کے سفید پنکھ (پر) عقاب کے طرح کے ہوتے ہیں۔

دیوالائی عقیدے میں یہ پرندہ جس شخص کے کندے پر بیٹھ جائے یا جس شخص کو یہ پرندہ بار بار خواب میں نظر آئے وہ شخص شہنشاہِ عالم ہو گا یا اُس کی اولاد میں سے کوئی فرد عالمگیر شہرت کا مالک ٹھہرے گا۔ ہنا منشی خاندان کے بادشاہ اس نشان سے اپنے تخت و تاج کو سجاتے تھے۔

اِکری Ikree

وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ اِکری کے درخت اور کیٹو قبیلے کا کس دور سے ساتھ چلا آ رہا ہے تاہم درخت کی طبعی حالت اور اس کی بقاء کے جنگ سے ایسا ضرور لگتا ہے کہ کیٹو قبیلے اور اِکری کے مقدر کے ستارے اور لکیریں بڑی حد تک ایک طرح کی ہیں۔ یہ قبیلہ اور یہ درخت نامعلوم دور سے ایک ہی طرح کے حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ کیٹو قبیلہ سمٹ کر اور سکڑ کر چار ہان میں محدود ہو رہا ہے اور بکھر بکھر کر دوسرے علاقوں اور شہروں میں گمنام ہوتا جا رہا ہے۔ بالکل اسی طرح اکری کا پیڑ جو کبھی پتریاٹہ اور پھوننڈی کے جنگلوں کا گھنا تھا اب اتنا کمیاب ہو گیا ہے کہ اس کی تلاش دنوں اور میلوں کی کاوش ہے۔

قبیلہ کیٹھوال کی داستان

ماضی کو مٹی کے ڈھیر تلے دبانے والے تاریخ کے مجرم ہیں۔ اور وہ اسلاف کے وجود کے منکر ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ جو خصوصیات قبیلے کے اسلاف اور مورثِ اعلیٰ کی تھیں وہ آج تک کسی نہ کسی افراد یعنی اولاد کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اس طرح ماضی سے لاعلمی اپنے حال سے انکار اور لاعلمی کے مترادف ہے ماضی یقیناً ہے اور ماضی سے ہی حال اور مستقبل کی زندگی کا ایک تسلسل قائم ہے۔

اس طرح آج کیٹھوال قبیلے کے افراد کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ صرف کیٹھوال ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد کو کبھی یہ ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ ان کا نسلی تعلق فرضی ناموں کے ساتھ کسی بڑے قبیلے کے ساتھ جوڑ دیا جائے حتیٰ کہ 1860ء میں حکومتِ برطانیہ نے اقوام و قبائل کے شجرے مرتب کئے تو اکثر خاندانوں نے میراثیوں کو منہ مانگی رقم دے کر اپنی پسند کے شجرہ جات تصدیق کروالئے۔

کیٹھوال قبیلے کے سرداروں نے اسی شجرۂ نسب پر اکتفا کیا جو قدیم روایت کے تحت لوگوں کے حافظے میں محفوظ تھا۔ یہ شجرہ اگرچہ مختصر اور نامکمل ہے پھر بھی یہ بات حوصلہ افزاء ہے اس میں جھوٹ کی آمیزش ہرگز نہ ہے۔ کیٹھوالوں نے اپنے قبیلے کی معلوم شدہ نسبی کڑیاں فرضی ناموں سے مکمل نہیں کیں اور نہ ہی کسی نامور خاندان سے نسلی رشتہ جوڑنے کی کوشش کی۔ اس عمل کو تاریخ میں اخلاقی عظمت کہتے ہیں۔

سردست کیٹھوال نام کے لوگ اپنی انفرادیت کے ساتھ نامعلوم دور سے ایک قطعہ ارض پر موجود ہیں اور ایسے کوئی شواہد و آثار نہیں ملتے کہ کیٹھوالوں سے پہلے اس علاقے میں کوئی قوم آباد تھی اس لئے تسلیم کرلینا چاہیئے کہ پہاڑی علاقے کے سب سے پہلے آباد کار کیٹھوال ہی تھے۔

پروفیسر کرم حیدری کی کتاب "تاریخ مری" میں یہ شواہد موجود ہیں کہ مری بشمول کوٹلی ستیاں کے پہلے آباد کار کیٹھوال ہیں۔

داستانِ اول

داستان گو سنایا کرتے تھے کہ راجا جیر سی کے تیرہ بیٹے اور ایک ہی بیٹی تھی۔ راجا جیر سی چونکہ بہت ضعیف ہو چکے تھے تو انہوں نے اس عمر میں اپنا تمام علاقہ اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا تھا اس وقت کا قدیم رواج تھا کہ باپ دادا کی وراثت صرف اس اولاد کو دی جاتی تھی جن کے ماں باپ ایک ہی قبیلے سے ہوں۔

سوری کی والدہ دوسرے قبیلے سے تھی اس لئے ان کو کوئی علاقہ نہ دیا گیا۔ راجا جیر سی اپنے چھوٹے بیٹے شیر سی کے ساتھ رہتے تھے ایک دن راجا جیر سی اپنے بیٹے بہاگ سی کے گھر چلاورہ گئے کہ پیچھے سے ان کی بیٹی (اباں) کو کوئی نامعلوم شخص اغواہ کر کے لے گیا۔ شیر سی نے اپنے تمام بھائیوں کو اپنے پاس بلوایا اور اس واقعہ سے آگاہ کیا اور اپنے والد راجا جیر سی کو اس بات سے بے خبر رکھا کہ وہ اس عمر میں یہ صدمہ برداشت کرنے کے قابل نہ تھے لیکن باقی سب بھائیوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے والد راجا جیر سی کو یہ خبر دی جائے اور جب راجا جیر سی نے اپنی بیٹی کے اغواہ ہونے کی خبر سنی تو وہ یہ صدمہ برداشت نہ کر سکے اور خبر سنتے ہی بے ہوش ہو گئے اور کئی دن بے ہوش رہنے کے بعد اس دنیا فانی سے انتقال کر گئے اور ان کو چلاورہ ہی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اباں کی تلاش جاری رہی مگر کوئی خبر نہ مل سکی ماں اور بیٹے مایوس اور بے بس ہو گئے۔ راجا جیر سی کی بیوی رانی بیگم اپنی بیٹی کی گمشدگی اور خاوند کی رحلت کے بعد اکثر بیمار اور تنہا رہنے لگی۔ اسی اثنا میں ایک دن ایک جوگی آیا اور اس جوگی سے رانی بیگم نے اپنی بیٹی (اباں) کی گمشدگی کے بارے میں بات کی کہ اس کی بیٹی کو کوئی دو نامعلوم نوجوان اغواہ کر کے لے گئے ہیں اور روپوش ہو گئے ہیں۔ اس جوگی نے رانی بیگم سے ان کی بیٹی کا حلیہ پوچھا اور پھر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اس نے کہا کہ اس شکل کی ایک لڑکی میں نے سواں ندی کے اس پار ایک وادی (موجودہ کرور) میں دیکھی ہے مگر وہ انتہائی خطرناک نوجوانوں کے قبضے میں ہے جن سے پوری بستی دہشت زدہ ہے۔

رانی بیگم نے جوگی کی بات سننے کے بعد اپنے بیٹوں کو اپنے پاس بلایا اور اباں کو ہر حالت میں واپس لانے کی ہدایت کی راجا جیر سی کے بیٹے اور پوتے پوری تیاری کے ساتھ نکلے مگر اباں کو بازیاب کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اسی اثناء میں کچھ دن بعد ایک مذہبی تہوار آ گیا جو کہ موسمِ سرما میں راجا جیر سی کی رہائش گاہ بن سانٹھ کے مقام پر بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا تھا۔ لیکن اس سال یہ تہوار انتہائی سادگی کے ساتھ چلاورہ کے مقام پر درنگ محل جہاں راجا جیر سی مدفن ہیں وہاں ہی منانے کا فیصلہ ہوا۔ اس بار راجا جیر سی کا سارا خاندان انتہائی غم کے عالم میں تھا اور یہ تہوار بھی انتہائی سادگی کے ساتھ منایا گیا۔ جب کھانے کے لئے سب لوگ طعام گاہ میں پہنچے تو صورت سی (سوری) اور اس کی والدہ بھی وہاں شریک ہوئے رانی بیگم نے صورت سی (سوری) کی والدہ سے کہا کہ میرے بیٹے اباں کو تلاش کرنے میں ناکام رہے اگر تمہارا بیٹا میری بیٹی (اباں) کو تلاش کر کے واپس لے آئے تو میں سوری کو اپنا بیٹا تسلیم کر لوں گی اور راجا جیر سی کی وراثت میں سے حصہ بھی دوں گی۔ اس طرح چند دن بعد صورت سی (سوری) اپنی والدہ سے اجازت لے کر اس خطرناک مہم پر روانہ ہو گیا۔

داستانِ دوم

صورت سی (سوری) ایک دلیر، بہادر اور ذہین نوجوان تھا صورت سی نے کافی سوچ بچار کے بعد ایک ترکیب نکالی اور سیدھا ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی (اباں ناپہاڑ) پر پہنچا اس نے جوگی کی بتائی ہوئی بستی کی طرف رخ کر کے اپنی تمام تر توجہ اسی سمت میں کر لی صورت سی (سوری) نے رات بھر اس پہاڑ پر آگ جلائے رکھی ان دنوں اگر کسی شخص کو کوئی پیغام دینا ہوتا تھا تو دن کو رنگین جھنڈیوں کو فضاء میں بلند کیا جاتا تھا اور رات کو آگ جلائی جاتی تھی صورت سی چند دن تک یہی کام کرتا رہا لیکن اسے کوئی جواب نہ ملا لیکن صورت سی کو یہ یقین تھا کہ یہ پہاڑ اس علاقے کا سب سے اونچا پہاڑ ہے اور اگر اس کو کوئی خبر ملنی ہوئی تو اس سے بہتر کوئی اور جگہ نہیں ہے بالآخر چند دن کے بعد ایک بستی میں آگ روشن ہوئی تو صورت سی سمجھ گیا کہ اباں اسی بستی میں موجود ہے۔

صورت سی (سوری) اگلی صبح اس بستی کی طرف روانہ ہو گیا اور تقریباً سہ پہر کے وقت اس بستی کے قریب پہنچ کر ایک چٹان پر ابھرے ہوئے پتھر کی اوٹ میں بیٹھ کر حالات کا جائزہ لینے لگا۔ اس کے سامنے کچے مکانوں کی ایک بستی تھی اور بستی کے ایک طرف ایک کچا مکان تھا اور اس مکان کے صحن میں ایک عورت روٹیاں پکا رہی تھی اور غور کرنے پر صورت سی یہ پہچان گیا کہ وہ عورت ہی اباں ہے لیکن اس کے باوجود وہ ماحول کا جائزہ لیتا رہا اور اسی اثناء میں ایک چٹان کے عقب سے کمان سے مسلح ایک چاک و چوبند نوجوان نمودار ہوا اور اسی مکان کے اندر داخل ہو گیا اور ایک چارپائی چولہے کے قریب بچھا کر لیٹ گیا۔ وہ بہت تھکا تھکا سا لگ رہا تھا اس نے ایک پیالے میں پانی ڈال کر پیا اور پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا صورت سی تھوڑا سا گھر کی طرف بڑھا تو اس نے پہچان لیا کہ وہ بُچّا پہلوان ہے۔ بُچّا پہلوان بہت تھکا ہوا تھا اور کھانا کھانے کے فوراً بعد سو گیا۔ صورت سی جونہی سامنے آیا تو اباں نے اپنے بھائی کو فوراً پہچان لیا اور اپنے بھائی سے سرگوشی میں بات چیت کرنے لگی۔ اباں نے صورت سی کو بتایا کہ بُچّا پہلوان کے اور بھی ساتھی ہیں لیکن وہ چند دن سے یہاں نہیں ہیں۔

پھر اباں اپنے بھائی کو گھر کے اندر لے گئی اور درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تلوار نیام سے نکال کر صورت سی (سوری) کو دی کہ وہ بُچّا پہلوان کو جان سے مار دے صورت سی نے پوری قوت کے ساتھ بُچّا پہلوان پر وار کیا اور اس کی گردن تن سے جدا کر دی۔ اگلی صبح دونوں بہن بھائی ویرانوں سے ہوتے ہوئے سانٹھ (بن) آ پہنچے۔ راجا جیر سی کے گھرانے میں تو جیسے خوشیوں کی بارات آ گئی اور رانی بیگم نے صورت سی کی ماں سے کیا وعدہ پورا کرنے کے لئے ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں رانی بیگم نے مہمانوں کے سامنے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے خاندان کی قدیم رسم کو بدلتے ہوئے صورت سی (سوری) کو راجا جیر سی کی وراثت میں شریک کرتے ہوئے چارہان کا شمال مشرقی علاقہ اس کے حوالے کر دیا۔ روایت ہے کہ ضیافت کے بعد صورت سی (سوری) اپنی ماں کے ساتھ اپنے علاقہ میں چلا گیا اور سورا سی کے نام پر ایک بستی آباد کی۔

داستانِ سوئم

کورااور بُچّا پہلوان شکاری دوست تھے۔جن کا تعلق دریائے جہلم کے اس پار کشمیر کے علاقے سے تھا۔جب کورا کو بُچّا پہلوان کے قتل کی خبر ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے عہد کیا کہ وہ بُچّا پہلوان کے قتل کا بدلہ ضرور لیں گے ان کے خیال میں یہ قتل "اباں" نے کیا ہے اور وہ قتل کرنے کے بعد اپنے گاؤں چلی گئی ہے۔کورا نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور وہ لوگ راجا جیرسی کی رہائشی بستی پر حملہ کے لئے روانہ ہو گئے۔رانی بیگم ان دنوں اپنی بیٹی "اباں" کے ساتھ چلاورہ میں تھی۔

کورا نے راجا جیرسی کے خاندان کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ایک رات رانی بیگم کے گھر پر کورا اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کیا اور وہ لوگ "اباں" کو اغواہ کر کے لے گئے۔اس طرح راجا جیرسی کا گھر ایک بار پھر دکھ کا شکار ہو گیا اس پر قبیلے کے تمام بڑے بوڑھے سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور ایک بڑا جرگہ مقرر کیا۔ کیٹھوالوں کی غیرت کے نام پر مرمٹنے کے لئے ایک لشکر تیار کیا گیا،اس دور میں کیٹھوالوں کے علاقہ میں "زندہ پیر" کے نام سے ایک ولی اللہ رہتے تھے۔لشکر نے آستانے پر حاضری دی اور پھر "اباں" کو آزاد کرانے کے لئے روانہ ہو گئے۔جس کے نتیجے میں اس لشکر میں موجود راجا جیرسی کے خاندان کا کوئی شخص بھی زندہ واپس نہ آسکا۔

روایت ہے کہ یہ لشکر بہت بڑا تھا۔جب اس پار سرداروں کو اس لشکر کے آنے کی اطلاع ملی تو انہوں نے ایک جرگہ طلب کیا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ جنگ کی صورت میں کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے لہٰذا انہوں نے مقابلہ کے لئے ایک خطرناک منصوبہ تیار کیا اور طے پایا کہ لشکر کا میز بانوں کی طرح استقبال کیا جائے اور ہلکی پھلکی تواضع کی جائے اور ان کی تمام شرائط کو مان لیا جائے۔

جب یہ لشکر وہاں پہنچا تو ایک جرگہ کا اہتمام ہوا اور قبیلہ کیٹھوال کی تمام شرائط مان لی گئیں۔رات کو پر لطف ضیافت ہوئی اور مہمان اور میز بان رات کو گپ شپ لگاتے رہے۔کورا اور اس کے ساتھیوں نے بدنیتی سے شب بیداری کا پروگرام ایک منجمد جھیل "ڈل" پر رکھا جس پر پانی منجمد ہو کر شیشے کی صورت اختیار کر چکا تھا۔اس منجمد جھیل کے اوپر گھاس کے بہت موٹے طے بچھا کر مہمانوں کے لئے گرم بستر لگا دیئے گئے اور جھیل کے چاروں طرف چولہے رکھ کر آگ بھی جلادی گئی مہمان چونکہ کافی سفر کر کے یہاں پہنچے تھے اور سفر کی تھکان کی وجہ سے لیٹتے ہی یہ لوگ گہری نیند سو گئے پھر آگ تیز کر دی گئی اور جھیل کا کورا پگھل گیا اور مہمان بڑی خاموشی سے جھیل کی تہہ میں پہنچ گئے اور کوئی بھی شخص زندہ نہ بچ سکا۔ دوسرے دن اباں بھی جھیل میں کود کر اپنوں سے جاملی۔

روایت ہے کہ اس سانحہ کے بعد پیچھے بچ جانے والے مرد حضرات میں "شیر سی" کا پوتا" کیٹھو" اور صورت سی کا بیٹا "منگا خان" ہی زندہ بچے تھے جس سے کیٹھوال قبیلے کی نسل آگے چلی جو آج قبیلہ کیٹھوال کے نام سے جانی جاتی ہے۔

اختتامیہ

قبیلہ کیٹھوال شاخ صورت سی خاندان کا شجرۂ نسب مرتب کرنے کے لئے سب سے پہلے محمد گلزار صاحب نے کردار ادا کیا انہوں نے اپنے قبیلے کے لوگوں کے نام کتابی شکل میں لانے کے لئے ابتدائی طور پر 1980 میں کام شروع کیا جس میں ان کا ساتھ ماسٹر رحیم صاحب، لیفٹیننٹ محمد نواز صاحب، کمانڈر سلیم صاحب اور ٹیچر امتیاز احمد صاحب نے دیا ان شخصیات نے اپنی بساط اور وسائل کے مطابق قبیلے کے لوگوں کے نام اور تاریخ کو قلمبند کرنا شروع کیا۔

ان شخصیات کی اس ادھوری کاوش پر ان کی وفات کے بعد اب دورِ حاضر میں ٹیچر آفتاب احمد صاحب اور ٹیچر محمد اسد آزاد صاحب نے اسے پھر سے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا کام شروع کیا تو پھوننڈی، ڈھل، پتریاٹہ اور نیلور سے اس قبیلے کے کچھ لوگوں نے حصہ لیا۔ سب سے پہلے ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ شروع میں کچھ میٹنگز بن کے مقام پر رکھی گئیں، ان میٹنگز کا مقصد یہ تھا کہ قبیلے کے لوگوں کے درست نام لکھ کر ایک کتاب (شجرۂ نسب) کی شکل میں لائے جائیں لیکن اس سے کوئی خاص فائدہ نہ ہوا لوگوں نے اس کام کو غیر ضروری تصور کرتے ہوئے اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی اور یہ کام ایک بار پھر تعطل کا شکار ہونے لگا۔ اس مقصد کے لئے جب بھی کوئی میٹنگ رکھی جاتی وہی چند ایک چہرے دیکھنے کو ملتے جو کہ بڑی ہی مایوس کن بات تھی لیکن پھر حل نکالا گیا کہ اگر لوگ اس کے مقاصد سے ناآشنا ہیں تو یہی چند شخصیات جہاں جہاں اس قبیلے کے لوگ آباد ہیں خود ان کے پاس جا کر ان کو شجرۂ نسب کے بارے میں سمجھائیں گے تاہم اس کام کا آغاز ڈھل سے کیا گیا اور سب سے پہلی میٹنگ ڈھل میں شیر داد صاحب کے گھر رکھی گئی جہاں ڈھل برادری سے تقریباً 30 سے 40 لوگوں نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ وہاں بن سے ٹیچر آفتاب احمد صاحب، پتریاٹہ سے سعود صاحب، خلیفۃ اللہ قادری صاحب، لطیف صاحب اور پھوننڈی سے ٹیچر محمد اسد آزاد صاحب نے شرکت کی اور اپنے خطابات کے دوران شجرۂ نسب کے مقاصد اور اہمیت سے لوگوں کو آشنا کیا۔ وہاں یہ بات طے کی گئی کہ ہر گاؤں میں ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی جائے گی اور کمیٹی ممبران اپنے گاؤں میں موجود قبیلے کے درست نام اندراج کرائیں گے۔

دوسری میٹنگ پتریاٹہ کے مقام پر سعود صاحب کے گھر منعقد کی گئی اور وہاں تیسری میٹنگ کا مقام تعین کیا گیا کہ اگلی میٹنگ راجہ صورت سی کے اصل مقام یعنی کہ پھوننڈی میں رکھی جائے گی۔

اس طرح تیسری میٹنگ کا مقام ٹیچر محمد اسد آزاد صاحب کی رہائش گاہ کو مقرر کیا گیا اس میٹنگ کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ اس میٹنگ میں بریگیڈیئر محمد امجد آزاد صاحب، کموڈور (نیوی) محمد نعیم انور صاحب، کرنل ظفر محمود صاحب، کرنل جمیل اختر صاحب، راجہ ریاض صاحب نے پہلی مرتبہ اور ڈھل، بن، پھوننڈی، بلاوڑہ اور بربھد کے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

شجرے کی مناسبت سے مندرجہ بالا آفیسر صاحبان کے لئے بالکل ہی انوکھی بات تھی لیکن میٹنگ کے اختتام پر ان لوگوں نے اس کام میں بہت دلچسپی ظاہر کی اور ساتھ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

گلزار (مرحوم) نے اور راجہ ظہیر صاحب نے نیلور کے مقام (بے بی ہیون کنڈر گارڈن سکول جو کہ اس کتاب کے بانی محمد گلزار صاحب (مرحوم) کا ہے اس سکول) میں رکھی اس میٹنگ میں بن، پھوننڈی، ڈھل، پتریاٹہ، نیلور، چراہ اور اسلام آباد کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اس میٹنگ میں ڈاکٹر راجہ عمران رزاق صاحب جو کہ ڈاکٹر رزاق صاحب (مرحوم) کے بیٹے اور شجرۂ نسب پر سب سے پہلے کام شروع کرنے والے محمد گلزار صاحب کے پوتے ہیں انہوں نے اس ویلفیئر ایسوسی ایشن کو گورنمنٹ آف پاکستان کے ادارہ "SECP" سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان میں رجسٹر کرانے کا وعدہ کیا۔

پانچویں میٹنگ کرنل ظفر محمود صاحب نے ملکانہ کے مقام پر رکھی جس میں ایک اور نئی شخصیت ایڈووکیٹ ہائی کورٹ راجہ محمد فاروق ولد خیر محمد (مرحوم) ملکانہ نے بھی شرکت کی۔

چھٹی میٹنگ ایک بار پھر سے پھوننڈی میں رکھی گئی جس کی میزبانی راجہ سجاد اکبر صاحب نے کی۔ اس کے بعد ایک میٹنگ پھر سے پتریاٹہ کے مقام پر رکھی گئی اور میٹنگ میں میزبانی کے فرائض خلیفۃ اللہ قادری صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس کے بعد ایک میٹنگ راجہ آفتاب صاحب نے بن کے مقام پر اپنے گھر پر رکھی۔

مندرجہ بالا تمام میٹنگز کے بعد بریگیڈیئر محمد امجد آزاد صاحب نے اپنے گھر اسلام آباد میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں قبیلہ کیٹھوال شاخ (صورت سی) کے علاوہ کثیر تعداد میں چارہان، دھیر کوٹ، وگہل اور پڑھنہ سانج سے دوسری پتوں کی کیٹھوال برادری نے شرکت کی۔

اس تمام عمل کے دوران آگاہی کے ساتھ ساتھ ٹیچر محمد اسد آزاد صاحب دن رات محنت کر کے شجرۂ نسب کو کتابی شکل دینے میں مصروفِ عمل رہے۔ اور بالآخر مورخہ 31 جولائی 2022 کو گورنمنٹ ہائی سکول بن کے مقام پر ایک پروقار میٹنگ رکھی گئی جس میں میزبانی کے فرائض ٹیچر راجہ آفتاب احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ میٹنگ میں ایک بار پھر چارہان، دھیر کوٹ اور پڑھنہ سے قبیلہ کیٹھوال کے لوگوں نے شرکت کی۔ اس میٹنگ کی خاص بات یہ تھی کہ اس مقام پر کتاب کی رونمائی کی گئی۔

یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ شجرۂ نسب کی کتاب کی تکمیل کے ساتھ ساتھ بالآخر ڈاکٹر راجہ عمران رزاق صاحب نے کیٹھوال ویلفیئر ایسوسی ایشن کو "SECP" سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان میں رجسٹر کروایا۔

میری آئندہ آنے والی نسلوں سے التماس ہے کہ اس کام کو جاری رکھنا تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں میں اپنے آباؤ اجداد کی پہچان رہے۔

آخر میں، میں ٹیچر محمد اسد آزاد اپنی طرف سے اور ٹیچر آفتاب احمد صاحب کی طرف سے ان تمام ہی لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہماری معاونت کی اور صحیح نام درج کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ میں ان تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک ہمارے قبیلے کے لوگوں پر اپنا خاص کرم فرمائے اور ہر میدان میں کامیاب و کامران کرے۔ آمین!

شجرۂ نسب قدیم (روایتی)، شاخ صورت سی (سوری)

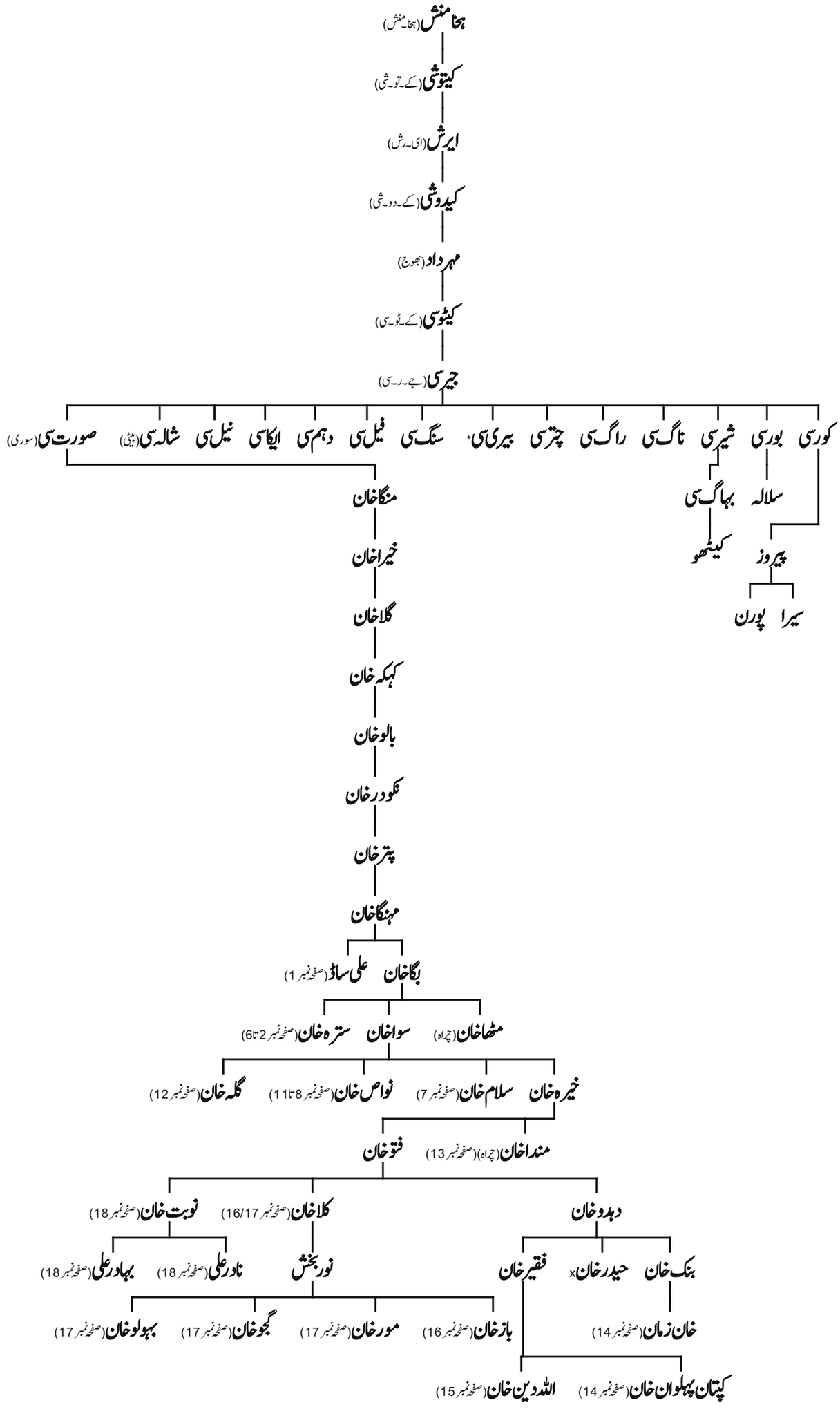

*بیری سی کی اولاد ایبٹ آباد اور مضافات کے گاؤں میں موجود ہیں۔

کمپوزنگ: ٹیچر محمد اسد آزاد گاؤں پھوتنڈی تحصیل کوٹلی ستیاں (0303-3644676)

شجرۂ نسب قدیم(روایتی)،شاخ صورت سی(سوری)

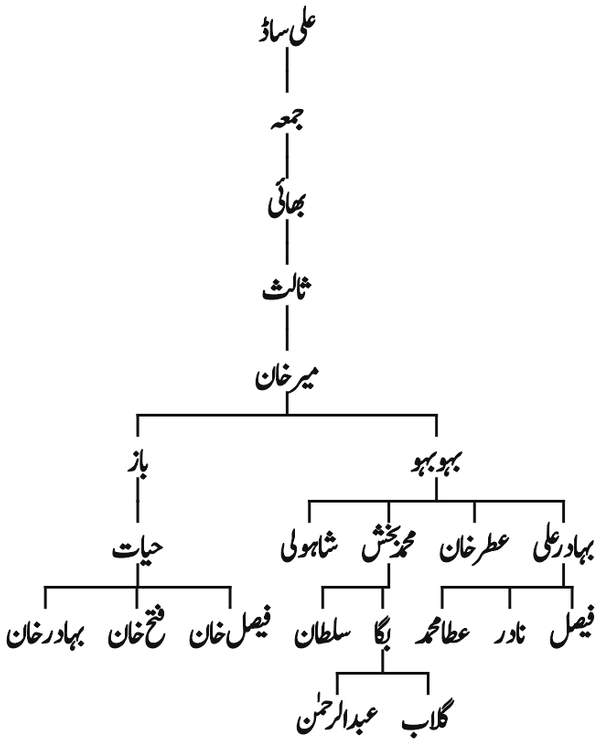

(ان لوگوں کی تلاش جاری ہے)

کمپوزنگ: ٹیچر محمد اسد آزاد گاؤں پھوتنڈی تحصیل کوٹلی ستیاں (0303-3644676)

شجرۂ نسب قدیم(روایتی)،شاخ صورت سی(سوری)

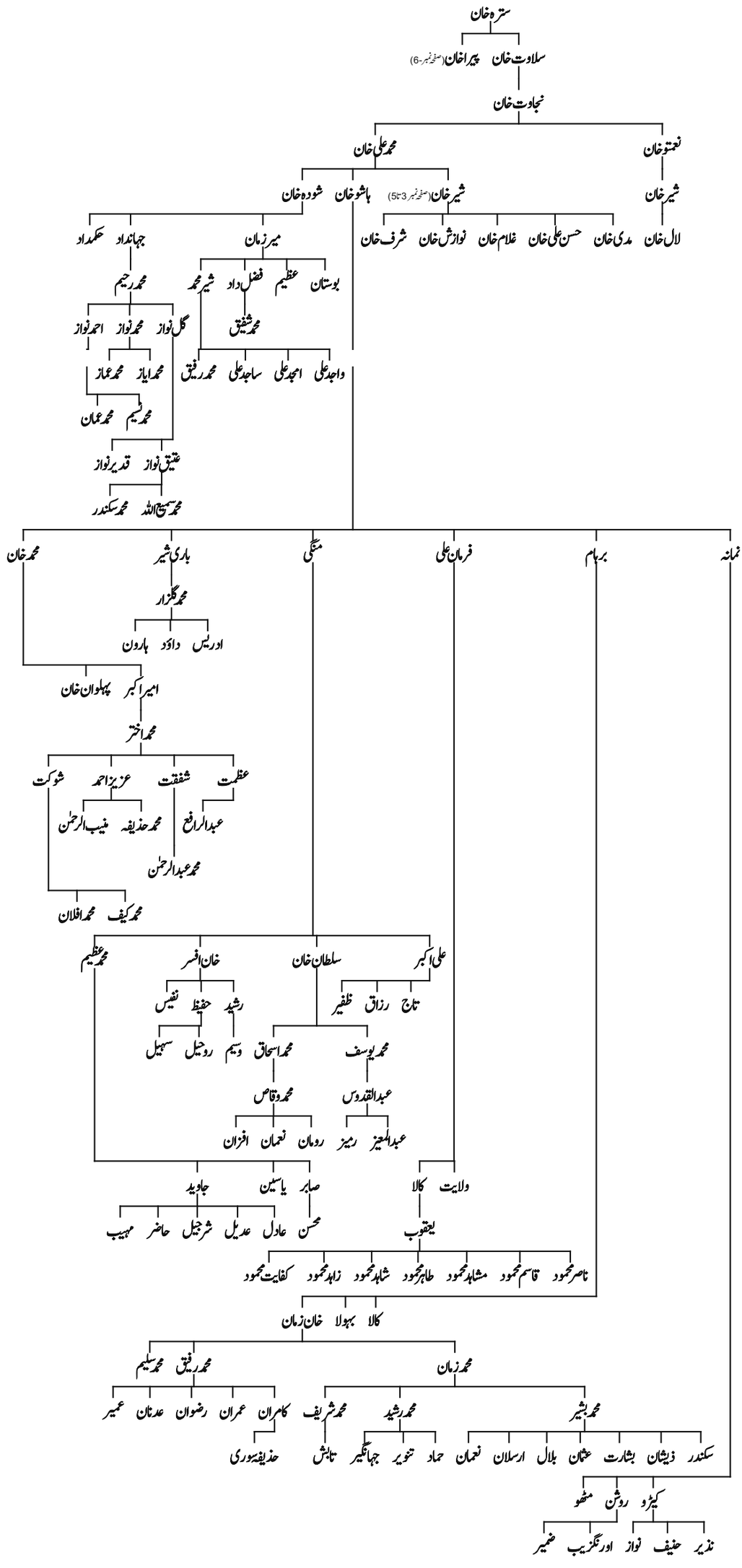

کمپوزنگ: ٹیچر محمد اسد آزاد گاؤں پھوننڈی تحصیل کوٹلی ستیاں (0303-3644676)

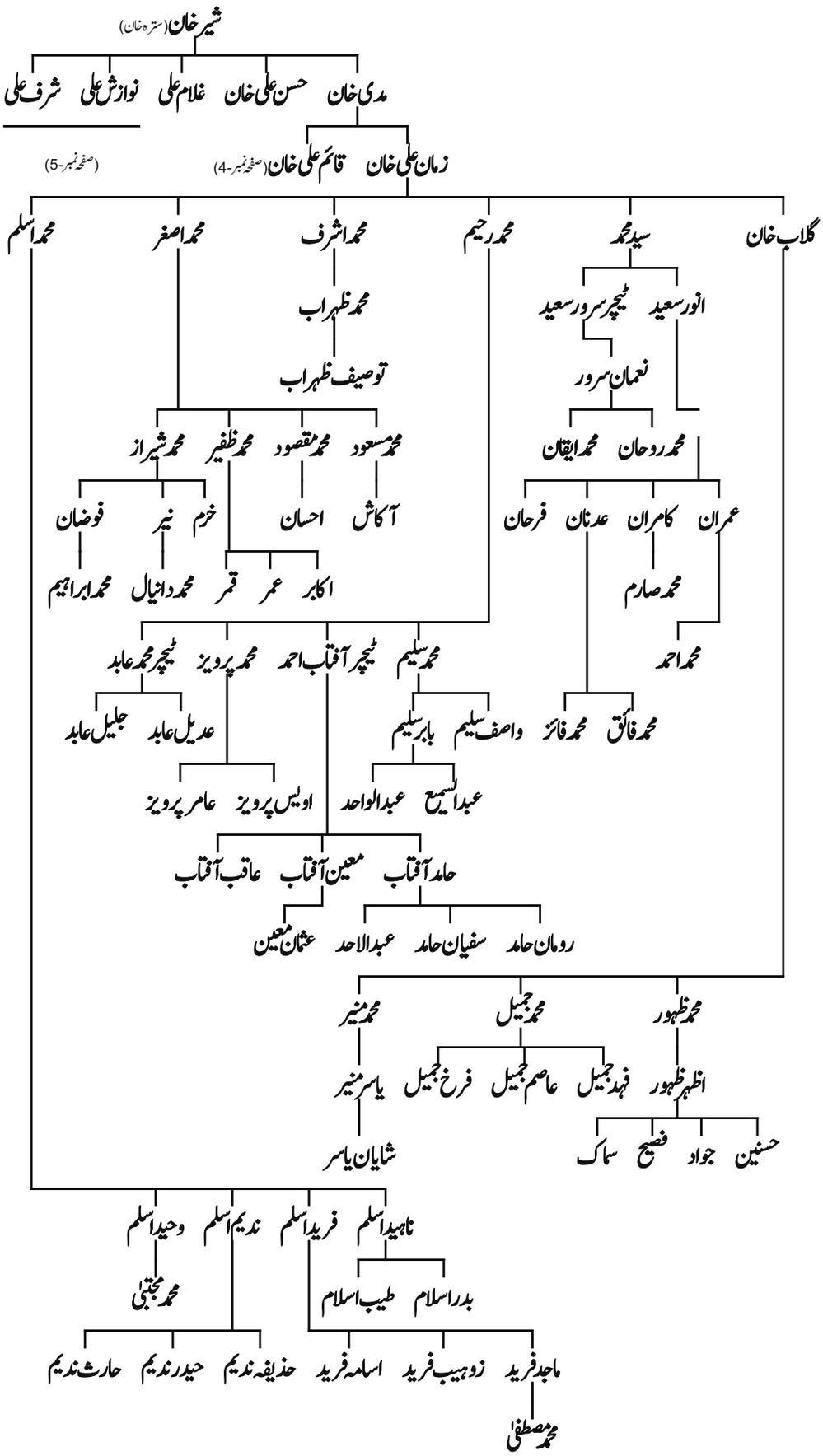
شیر خان (سترہ خان)
مدی خان
حسن علی خان
غلام علی
نواز ش علی
شرف علی
زمان علی خان
قائم علی خان (صفحہ نمبر-4)
(صفحہ نمبر-5)
گلاب خان
سید محمد
محمد رحیم
محمد اشرف
محمد اصغر
محمد اسلم
انور سعید
ٹیچر سرور سعید
نعمان سرور
محمد روحان
محمد ایقان
عمران
کامران
عدنان
فرحان
محمد صارم
محمد احمد
محمد ظہراب
توصیف ظہراب
محمد مسعود
محمد مقصود
محمد ظفیر
محمد شیراز
آکاش
احسان
خرم
نیر
فوضان
محمد دانیال
محمد ابراہیم
اکابر
عمر
قمر
محمد سلیم
ٹیچر آفتاب احمد
محمد پرویز
ٹیچر محمد عابد
محمد فائق
محمد فائز
واصف سلیم
بابر سلیم
عدیل عابد
جلیل عابد
عبدالسمیع
عبدالواحد
اویس پرویز
عامر پرویز
حامد آفتاب
معین آفتاب
عاقب آفتاب
رومان حامد
سفیان حامد
عبدالاحد
عثمان معین
محمد ظہور
محمد جمیل
محمد منیر
اظہر ظہور
فہد جمیل
عاصم جمیل
فرخ جمیل
یاسر منیر
حسنین
جواد
فصیح
سماک
شایان یاسر
ناہید اسلم
فرید اسلم
ندیم اسلم
وحید اسلم
بدر اسلام
طیب اسلام
محمد مجتبیٰ
ماجد فرید
زوہیب فرید
اسامہ فرید
حذیفہ ندیم
حیدر ندیم
حارث ندیم
محمد مصطفیٰ

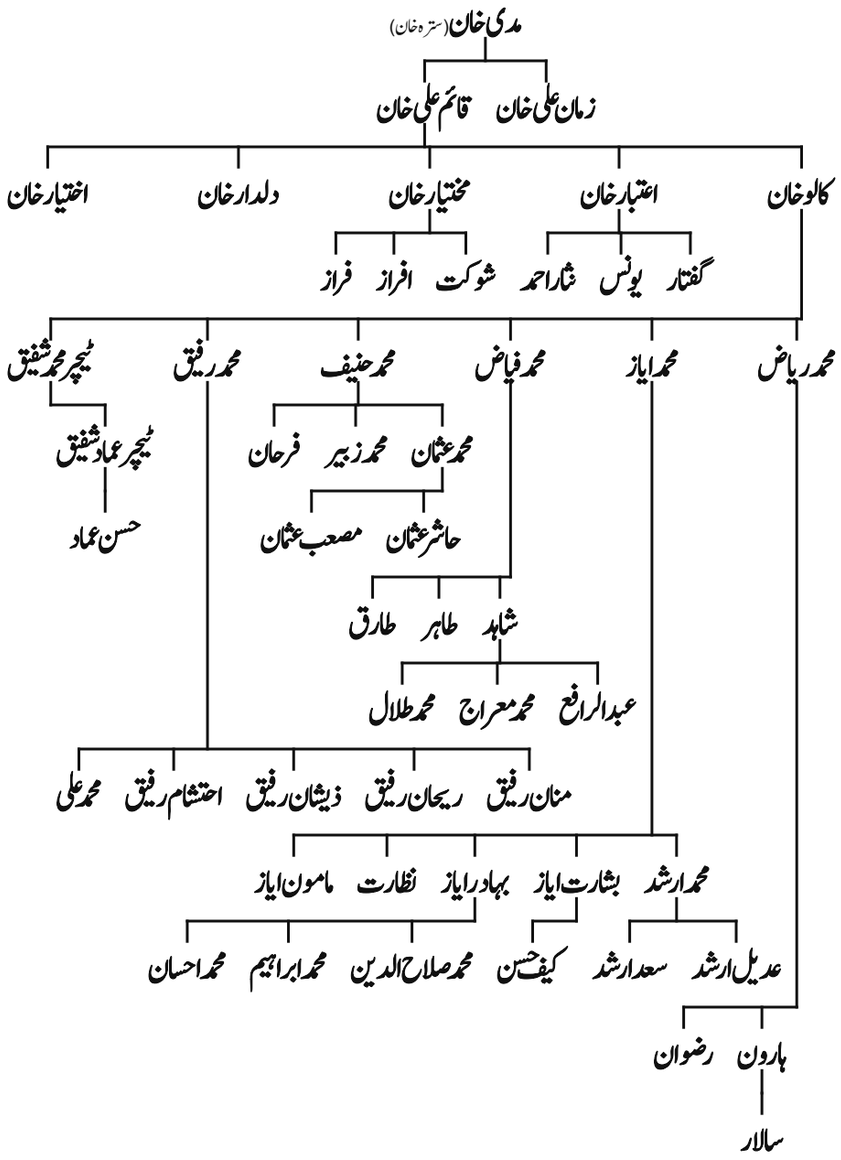
مدی خان(سترہ خان)
زمان علی خان
قائم علی خان
اختیار خان
دلدار خان
مختیار خان
اعتبار خان
کالو خان
شوکت
افراز
فراز
گفتار
یونس
نثار احمد
ٹیچر محمد شفیق
محمد رفیق
محمد حنیف
محمد فیاض
محمد ایاز
محمد ریاض
ٹیچر عماد شفیق
محمد عثمان
محمد زبیر
فرحان
حسن عماد
حاشر عثمان
مصعب عثمان
شاہد
طاہر
طارق
عبدالرافع
محمد معراج
محمد طلال
منان رفیق
ریحان رفیق
ذیشان رفیق
احتشام رفیق
محمد علی
محمد ارشد
بشارت ایاز
بہادر ایاز
نظارت
مامون ایاز
عدیل ارشد
سعد ارشد
کیف حسن
محمد صلاح الدین
محمد ابراہیم
محمد احسان
ہارون
رضوان
سالار

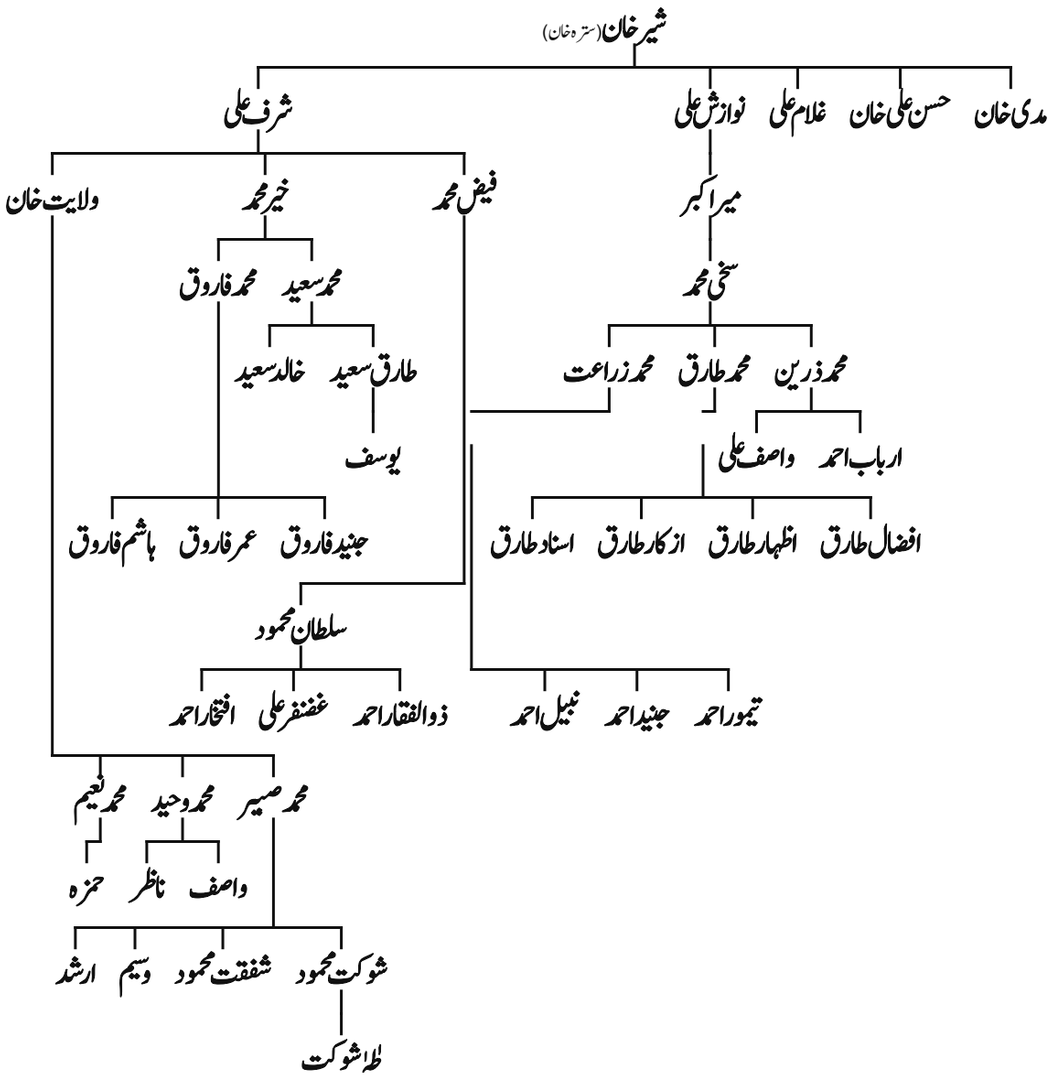
شیر خان(سترہ خان)
مدی خان
حسن علی خان
غلام علی
نوازش علی
شرف علی
میر اکبر
سخی محمد
محمد ذرین
محمد طارق
محمد زراعت
ارباب احمد
واصف علی
افضال طارق
اظہار طارق
ازکار طارق
اسناد طارق
فیض محمد
خیر محمد
ولایت خان
محمد سعید
محمد فاروق
طارق سعید
خالد سعید
یوسف
جنید فاروق
عمر فاروق
ہاشم فاروق
سلطان محمود
ذوالفقار احمد
غضنفر علی
افتخار احمد
تیمور احمد
جنید احمد
نبیل احمد
محمد صبیر
محمد وحید
محمد نعیم
واصف
ناظر
حمزہ
شوکت محمود
شفقت محمود
وسیم
ارشد
طلحہ شوکت

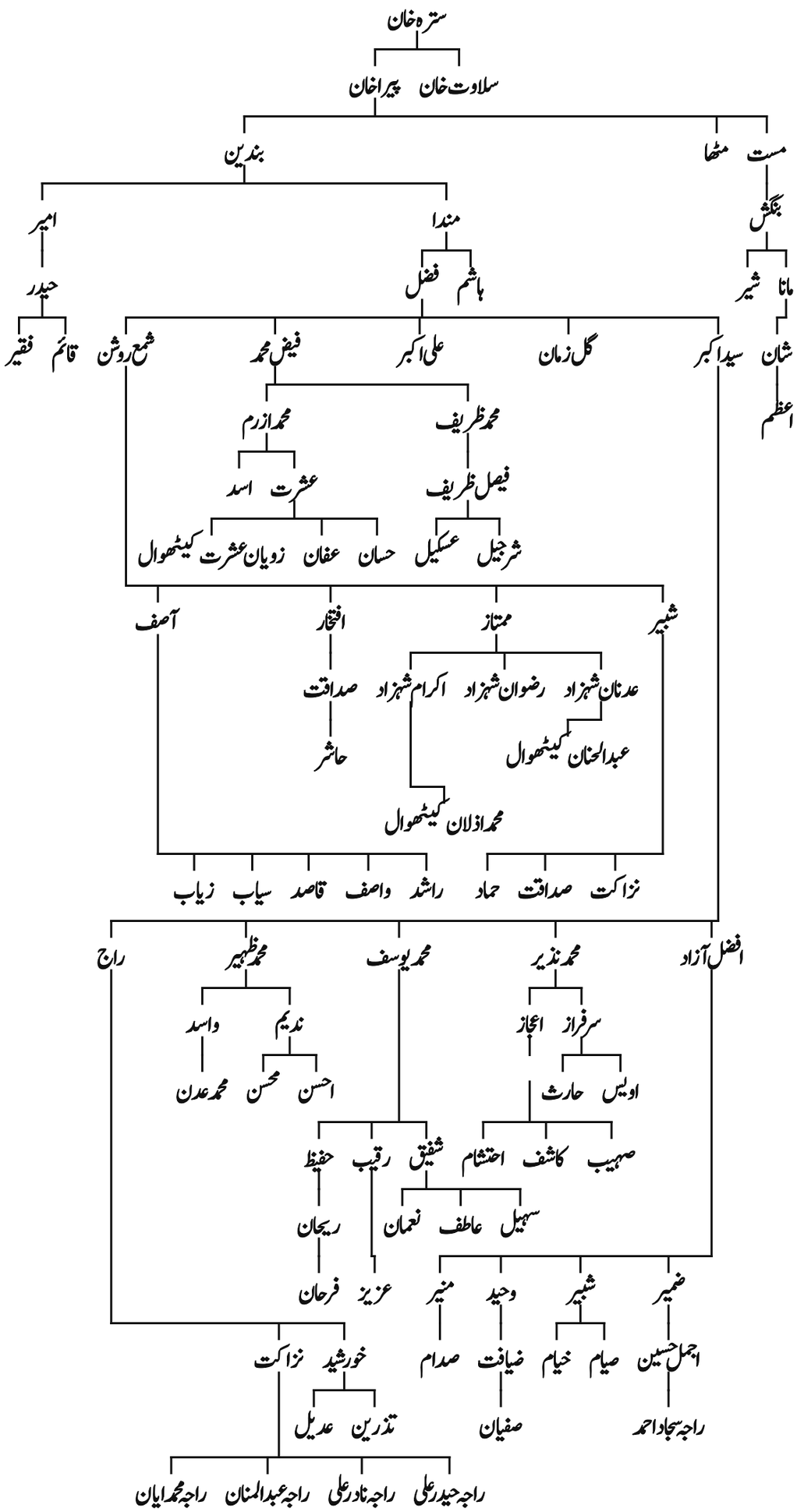
سترہ خان
سلاوت خان
پیر اخان
مست
مٹھا
بندین
بنگش
امیر
مندا
ماتا
شیر
حیدر
ہاشم
فضل
شان
سید اکبر
گل زمان
علی اکبر
فیض محمد
شمع روشن
قائم
فقیر
اعظم
محمد ظریف
محمد ازرم
فیصل ظریف
عشرت
اسد
شرجیل
عسکیل
کیٹھوال
زویان
عشرت
عفان
حسان
شبیر
ممتاز
افتخار
آصف
عدنان شہزاد
رضوان شہزاد
اکرام شہزاد
صداقت
عبدالحنان کیٹھوال
حاشر
محمد اذلان کیٹھوال
نزاکت
صداقت
حماد
راشد
واصف
قاصد
سیاب
زیاب
افضل آزاد
محمد نذیر
محمد یوسف
محمد ظہیر
راج
سرفراز
اعجاز
ندیم
واسد
اویس
حارث
احسن
محسن
محمد عدن
صہیب
کاشف
احتشام
شفیق
رقیب
حفیظ
سہیل
عاطف
نعمان
ریحان
عزیز
فرحان
ضمیر
شبیر
وحید
منیر
اجمل حسین
صیام
خیام
ضیافت
صدام
راجہ سجاد احمد
صفیان
خورشید
نزاکت
تذرین
عدیل
راجہ حیدر علی
راجہ نادر علی
راجہ عبدالمنان
راجہ محمد ایان

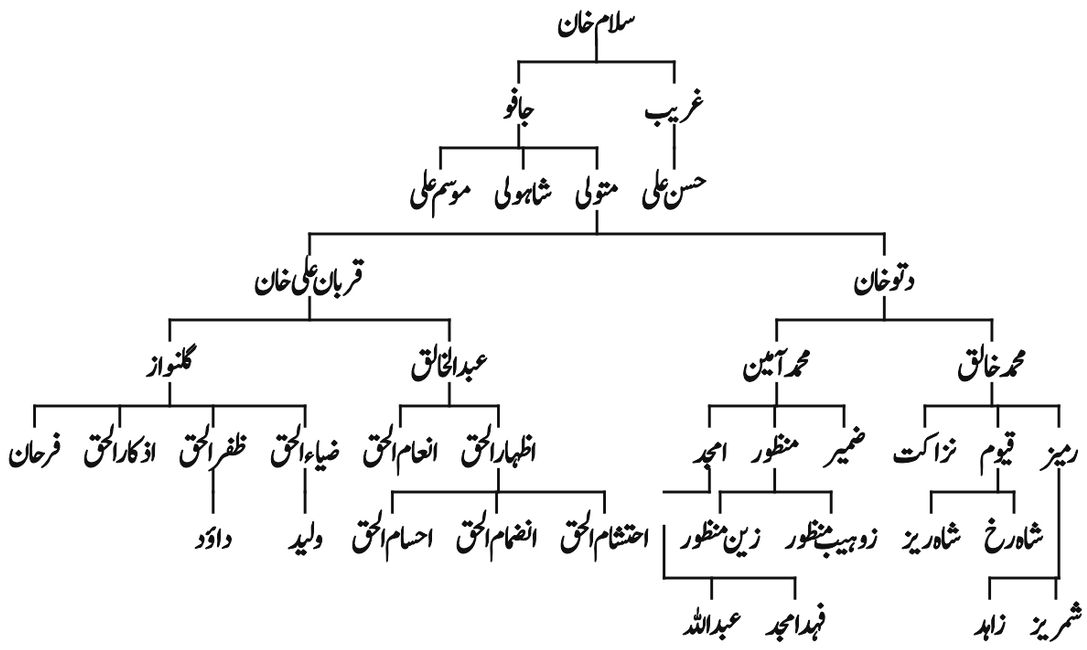
سلام خان
غریب
جافو
حسن علی
متولی
شاہولی
موسم علی
دتو خان
قربان علی خان
محمد خالق
محمد آمین
عبدالخالق
گلنواز
رمیز
قیوم
نزاکت
ضمیر
منظور
امجد
اظہارالحق
انعام الحق
ضیاءالحق
ظفرالحق
اذکارالحق
فرحان
شمریز
زاہد
شاہ رخ
شاہ ریز
زوہیب منظور
زین منظور
احتشام الحق
انضمام الحق
احسام الحق
ولید
داؤد
فہد امجد
عبداللہ

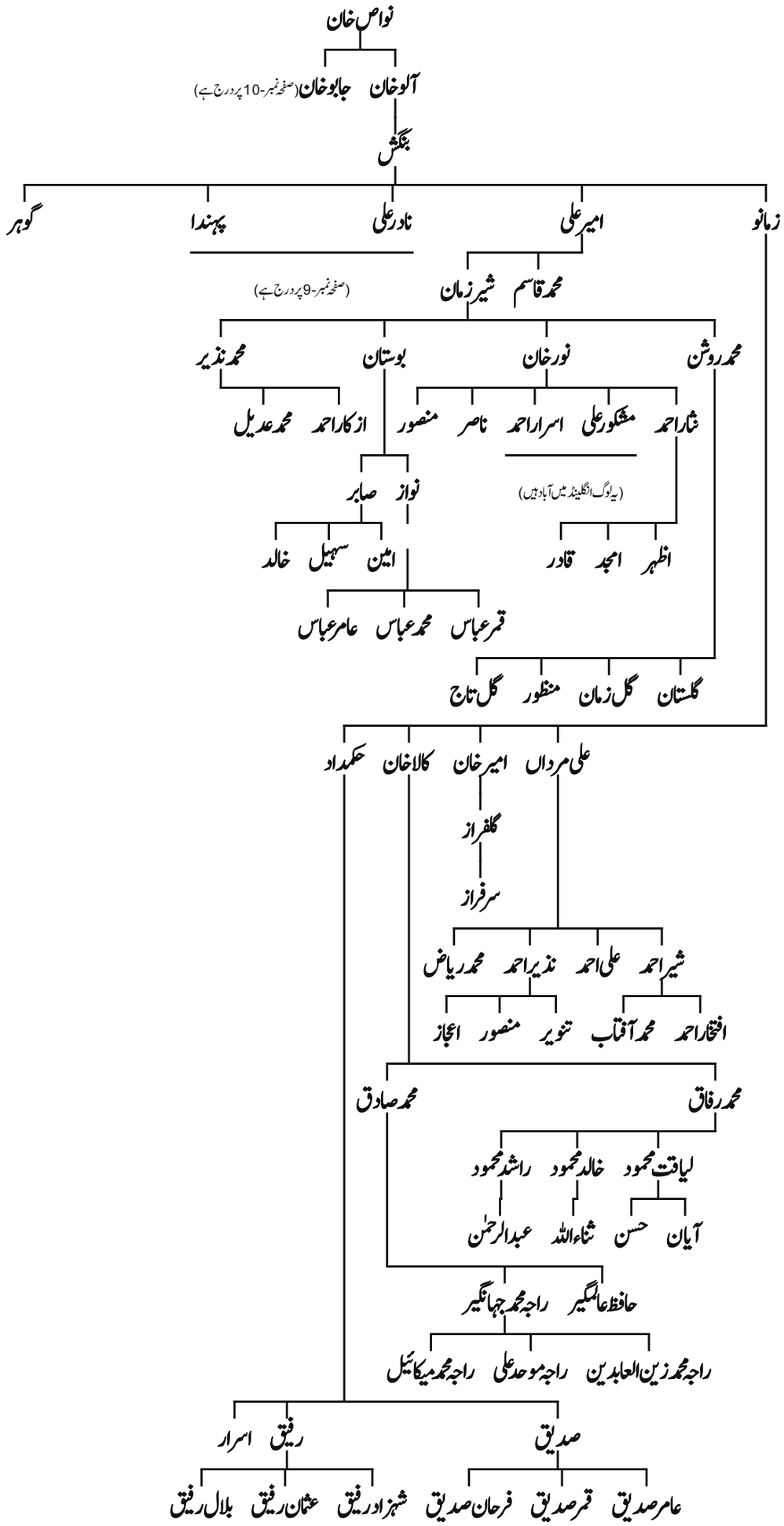
نواص خان
آلو خان
جابو خان (صفحہ نمبر-10 پر درج ہے)
بنگش
زمانو
امیر علی
نادر علی
پہندا
گوہر
محمد قاسم
شیر زمان
(صفحہ نمبر-9 پر درج ہے)
محمد روشن
نور خان
بوستان
محمد نذیر
ثنا راحمد
مشکور علی
اسرار احمد
ناصر
منصور
ازکار احمد
محمد عدیل
(یہ لوگ انگلینڈ میں آباد ہیں)
نواز
صابر
اظہر
امجد
قادر
امین
سہیل
خالد
قمر عباس
محمد عباس
عامر عباس
گلستان
گل زمان
منظور
گل تاج
علی مرداں
امیر خان
کالا خان
حکمداد
گلفراز
سرفراز
شیر احمد
علی احمد
نذیر احمد
محمد ریاض
افتخار احمد
محمد آفتاب
تنویر
منصور
اعجاز
محمد رفاق
محمد صادق
لیاقت محمود
خالد محمود
راشد محمود
آیان
حسن
ثناء اللہ
عبدالرحمٰن
حافظ عالمگیر
راجہ محمد جہانگیر
راجہ محمد زین العابدین
راجہ موحد علی
راجہ محمد میکائیل
صدیق
رفیق
اسرار
عامر صدیق
قمر صدیق
فرحان صدیق
شہزاد رفیق
عثمان رفیق
بلال رفیق

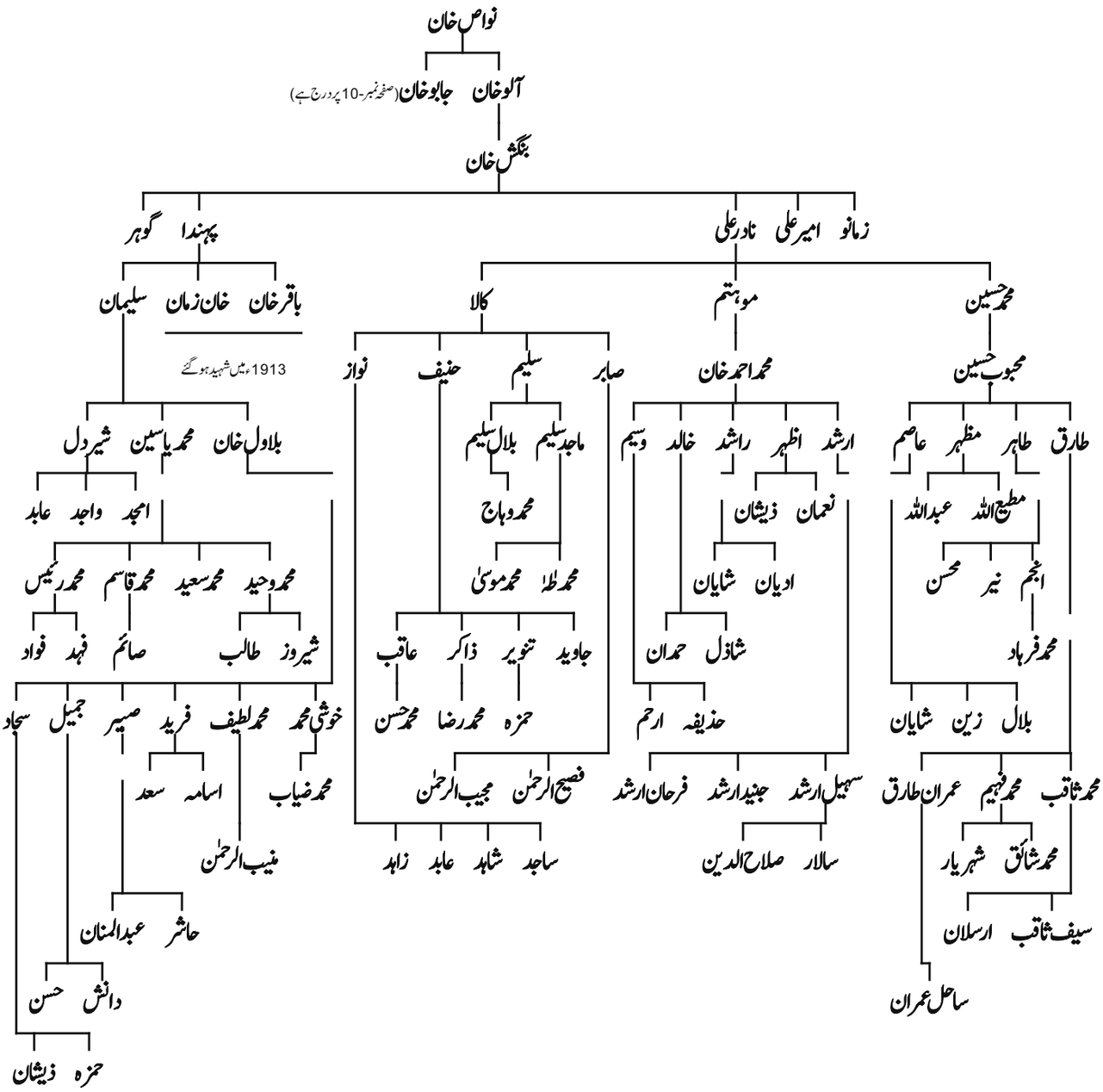
نواص خان
آلو خان
جابو خان (صفحہ نمبر-10 پر درج ہے)
بنگش خان
زمانو
امیر علی
نادر علی
پہندا
گوہر
محمد حسین
موہتم
کالا
باقر خان
خان زمان
سلیمان
1913ء میں شہید ہو گئے
محبوب حسین
محمد احمد خان
صابر
سلیم
حنیف
نواز
طارق
طاہر
مظہر
عاصم
ارشد
اظہر
راشد
خالد
وسیم
بلاول خان
محمد یاسین
شیر دل
ماجد سلیم
بلال سلیم
مطیع اللہ
عبداللہ
نعمان
ذیشان
امجد
واجد
عابد
محمد وہاج
انجم
نیر
محسن
ادیان
شایان
محمد وحید
محمد سعید
محمد قاسم
محمد رئیس
محمد طٰہٰ
محمد موسیٰ
محمد فرہاد
شاذل
حمدان
شیروز
طالب
صائم
فہد
فواد
جاوید
تنویر
ذاکر
عاقب
بلال
زین
شایان
حذیفہ
ارحم
حمزہ
محمد رضا
محمد حسن
خوشی محمد
محمد لطیف
فرید
صبیر
جمیل
سجاد
فصیح الرحمٰن
مجیب الرحمٰن
سہیل ارشد
جنید ارشد
فرحان ارشد
محمد ثاقب
محمد فہیم
عمران طارق
اسامہ
سعد
محمد ضیاب
منیب الرحمٰن
ساجد
شاہد
عابد
زاہد
سالار
صلاح الدین
محمد شائق
شہریار
سیف ثاقب
ارسلان
حاشر
عبدالمنان
ساحل عمران
دانش
حسن
حمزہ
ذیشان

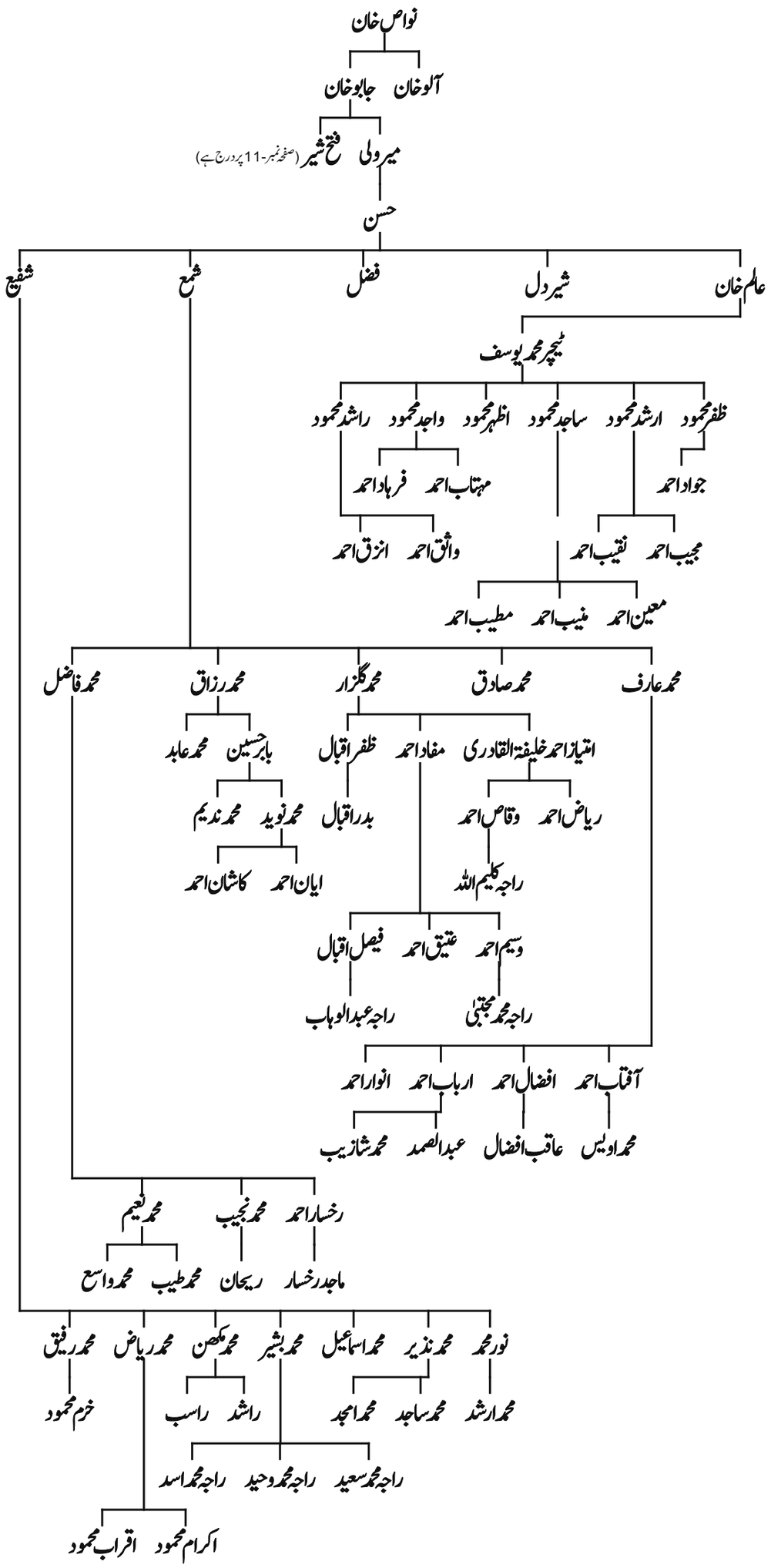
نواص خان
آلو خان
جابو خان
میر ولی
فتح شیر
(صفحہ نمبر-11 پر درج ہے)
حسن
عالم خان
شیر دل
فضل
شمع
شفیع
ٹیچر محمد یوسف
ظفر محمود
ارشد محمود
ساجد محمود
اظہر محمود
واجد محمود
راشد محمود
جواد احمد
مہتاب احمد
فرہاد احمد
مجیب احمد
نقیب احمد
واثق احمد
انزق احمد
معین احمد
منیب احمد
مطیب احمد
محمد عارف
محمد صادق
محمد گلزار
محمد رزاق
محمد فاضل
امتیاز احمد خلیفۃ القادری
مفاد احمد
ظفر اقبال
بابر حسین
محمد عابد
ریاض احمد
وقاص احمد
بدر اقبال
محمد نوید
محمد ندیم
راجہ کلیم اللہ
ایان احمد
کاشان احمد
وسیم احمد
عتیق احمد
فیصل اقبال
راجہ محمد مجتبیٰ
راجہ عبدالوہاب
آفتاب احمد
افضال احمد
ارباب احمد
انوار احمد
محمد اویس
عاقب افضال
عبدالصمد
محمد شازیب
رخسار احمد
محمد نجیب
محمد نعیم
ماجد رخسار
ریحان
محمد طیب
محمد واسع
نور محمد
محمد نذیر
محمد اسماعیل
محمد بشیر
محمد مکھن
محمد ریاض
محمد رفیق
محمد ارشد
محمد ساجد
محمد امجد
راشد
راسب
خرم محمود
راجہ محمد سعید
راجہ محمد وحید
راجہ محمد اسد
اکرام محمود
اقراب محمود

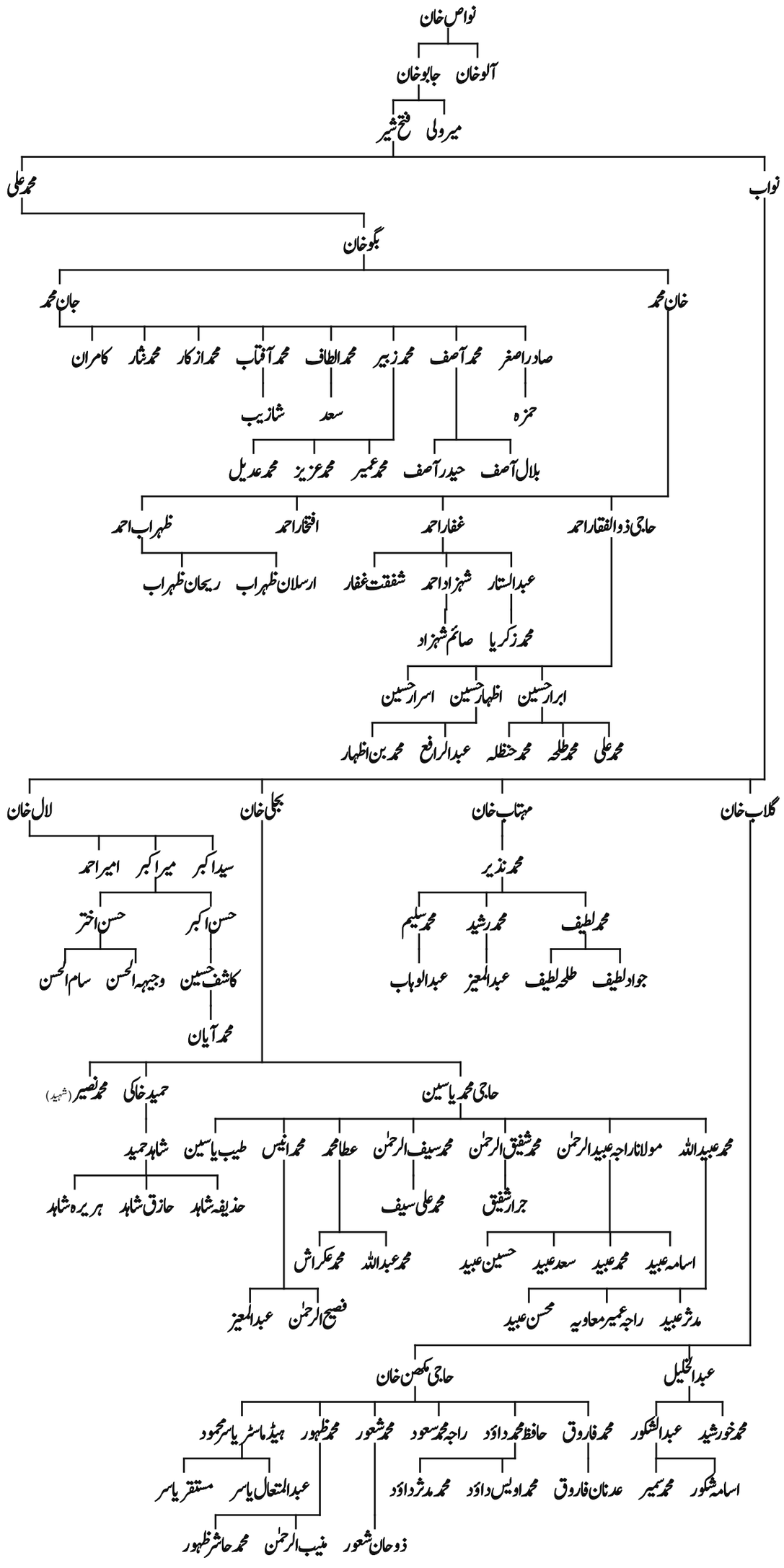
نواص خان
آلو خان
جابو خان
میر ولی
فتح شیر
نواب
محمد علی
بگو خان
خان محمد
جان محمد
صادر اصغر
محمد آصف
محمد زبیر
محمد الطاف
محمد آفتاب
محمد ازکار
محمد نثار
کامران
حمزہ
سعد
شازیب
بلال آصف
حیدر آصف
محمد عمیر
محمد عزیز
محمد عدیل
حاجی ذوالفقار احمد
غفار احمد
افتخار احمد
ظہراب احمد
عبدالستار
شہزاد احمد
شفقت غفار
ارسلان ظہراب
ریحان ظہراب
محمد زکریا
صائم شہزاد
ابرار حسین
اظہار حسین
اسرار حسین
محمد علی
محمد طلحہ
محمد حنظلہ
عبدالرافع
محمد بن اظہار
گلاب خان
مہتاب خان
بجلی خان
لال خان
محمد نذیر
محمد لطیف
محمد رشید
محمد سلیم
جواد لطیف
طلحہ لطیف
عبدالمعیز
عبدالوہاب
سید اکبر
میر اکبر
امیر احمد
حسن اکبر
حسن اختر
کاشف حسین
وجیہہ الحسن
سام الحسن
محمد آیان
حاجی محمد یاسین
حمید خاکی
محمد نصیر (شہید)
محمد عبداللہ
مولانا راجہ عبدالرحمٰن
محمد شفیق الرحمٰن
محمد سیف الرحمٰن
عطا محمد
محمد انیس
طیب یاسین
شاہد حمید
جرار شفیق
محمد علی سیف
اسامہ عبید
محمد عبید
سعد عبید
حسین عبید
محمد عبداللہ
محمد عکراش
مدثر عبید
راجہ عمیر معاویہ
محسن عبید
فصیح الرحمٰن
عبدالمعیز
حذیفہ شاہد
حازق شاہد
ہریرہ شاہد
عبدالخلیل
حاجی مکھن خان
محمد خورشید
عبدالشکور
محمد فاروق
حافظ محمد داؤد
راجہ محمد سعود
محمد شعور
محمد ظہور
ہیڈ ماسٹر یاسر محمود
اسامہ شکور
محمد سمیر
عدنان فاروق
محمد اویس داؤد
محمد مدثر داؤد
عبدالمتعال یاسر
مستقر یاسر
ذوحان شعور
منیب الرحمٰن
محمد حاشر ظہور

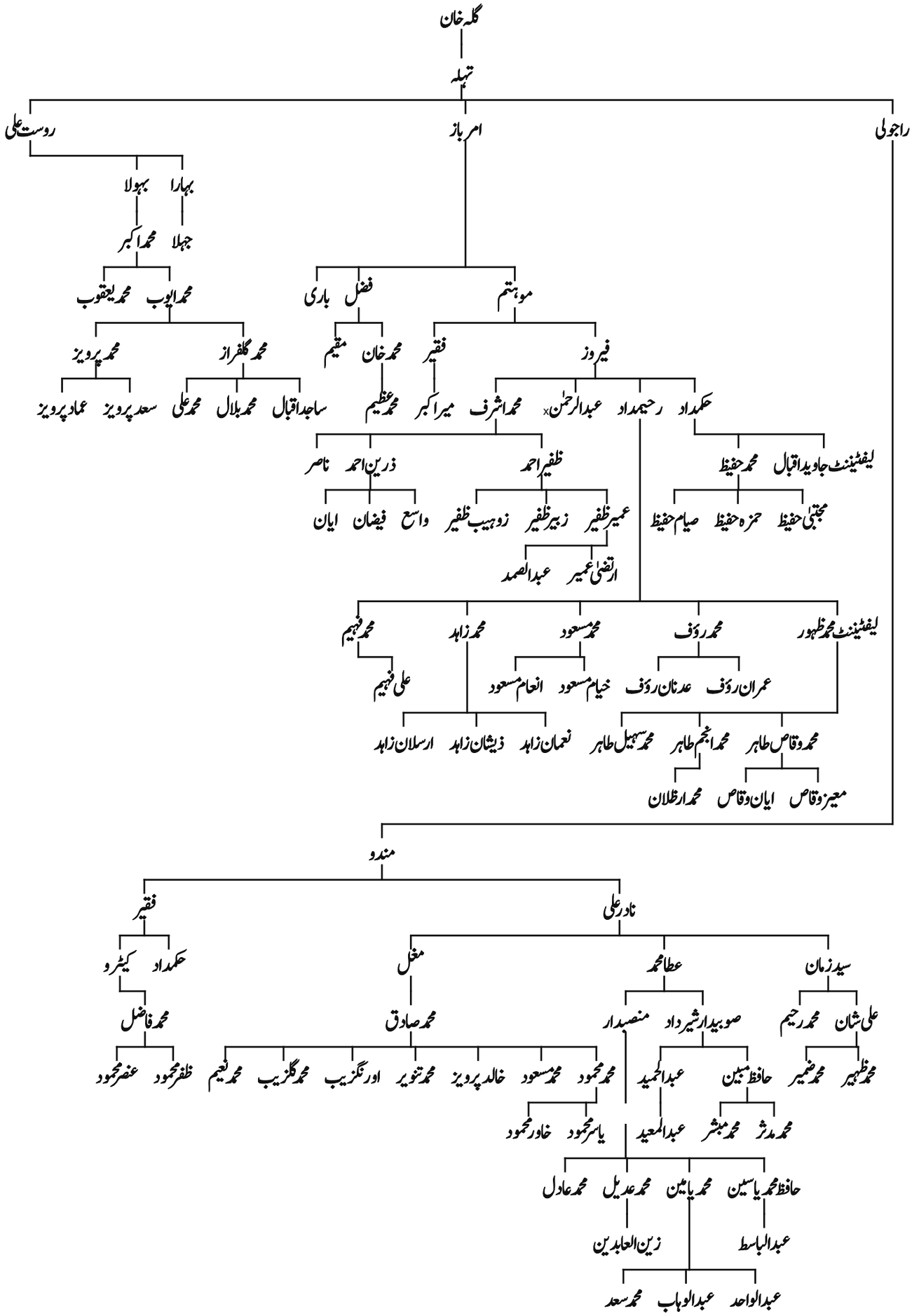
گلہ خان
تہلہ
راجولی
امر باز
روست علی
موہتم
فضل باری
بہارا
بہولا
جہلا
محمد اکبر
محمد ایوب
محمد یعقوب
فیروز
فقیر
محمد خان
مقیم
محمد پرویز
محمد گلفراز
حکمداد
رحیمداد
عبدالرحمٰن×
محمد اشرف
میر اکبر
محمد عظیم
ساجد اقبال
محمد بلال
محمد علی
سعد پرویز
عماد پرویز
لیفٹیننٹ جاوید اقبال
محمد حفیظ
ظفیر احمد
ذرین احمد
ناصر
مجتبیٰ حفیظ
حمزہ حفیظ
صیام حفیظ
عمیر ظفیر
زبیر ظفیر
زوہیب ظفیر
واسع
فیضان
ایان
ارتضیٰ عمیر
عبدالصمد
لیفٹیننٹ محمد ظہور
محمد رؤف
محمد مسعود
محمد زاہد
محمد فہیم
عمران رؤف
عدنان رؤف
خیام مسعود
انعام مسعود
علی فہیم
محمد وقاص طاہر
محمد انجم طاہر
محمد سہیل طاہر
نعمان زاہد
ذیشان زاہد
ارسلان زاہد
معیز وقاص
ایان وقاص
محمد ارظلان
مندو
نادر علی
فقیر
حکمداد
کیٹرو
محمد فاضل
ظفر محمود
عنصر محمود
مغل
محمد صادق
محمد محمود
محمد مسعود
خالد پرویز
محمد تنویر
اورنگزیب
محمد گلزیب
محمد نعیم
یاسر محمود
خاور محمود
عطا محمد
منصبدار
صوبیدار شیر داد
عبدالحمید
عبدالمعید
حافظ مبین
محمد مدثر
محمد مبشر
سید زمان
علی شان
محمد رحیم
محمد ظہیر
محمد ضمیر
حافظ محمد یاسین
محمد یامین
محمد عدیل
محمد عادل
عبدالباسط
زین العابدین
عبدالواحد
عبدالوہاب
محمد سعد

شجرۂ نسب قدیم (روایتی)، شاخ صورت سی (سوری)

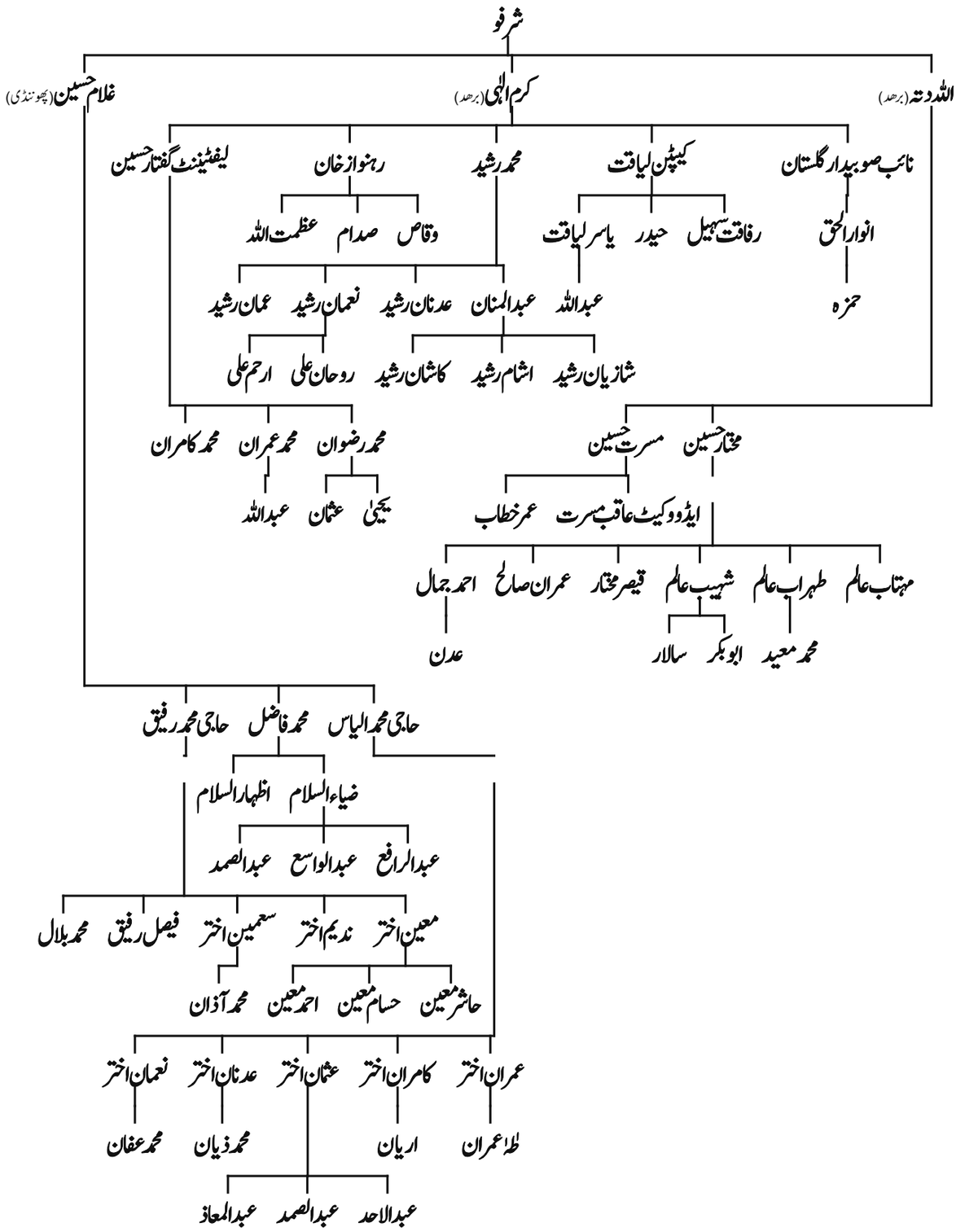

کمپوزنگ: ٹیچر محمد اسد آزاد گاؤں پھونڈی تحصیل کوٹلی ستیاں (0303-3644676)

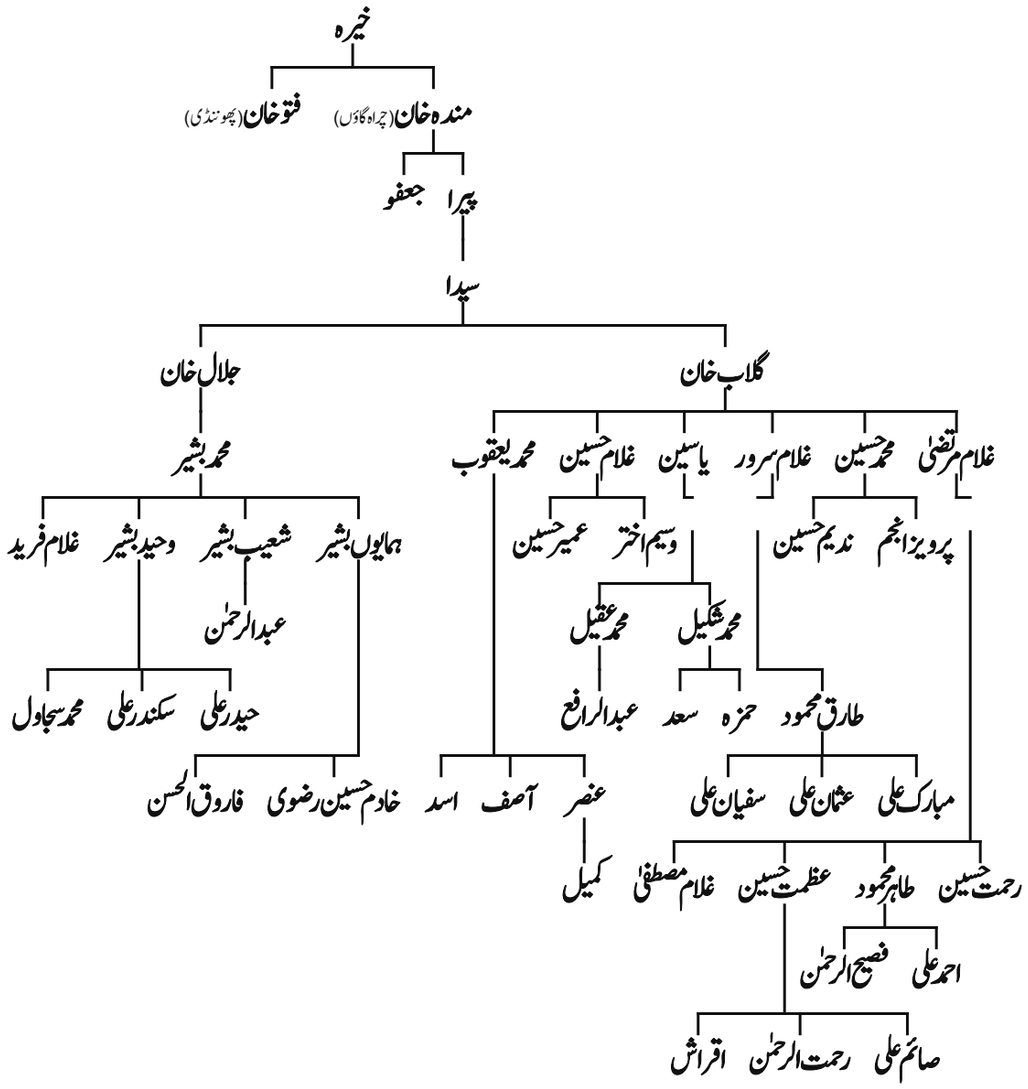
خیرہ
مندہ خان (چراہ گاؤں)
فتو خان (پھونڈی)
پیرا
جعفو
سیدا
جلال خان
گلاب خان
محمد بشیر
غلام مرتضیٰ
محمد حسین
غلام سرور
یاسین
غلام حسین
محمد یعقوب
ہمایوں بشیر
شعیب بشیر
وحید بشیر
غلام فرید
پرویز انجم
ندیم حسین
وسیم اختر
عمیر حسین
عبدالرحمٰن
محمد شکیل
محمد عقیل
حیدر علی
سکندر علی
محمد سجاول
طارق محمود
حمزہ
سعد
عبدالرافع
خادم حسین رضوی
فاروق الحسن
عنصر
آصف
اسد
مبارک علی
عثمان علی
سفیان علی
رحمت حسین
طاہر محمود
عظمت حسین
غلام مصطفیٰ
کمیل
احمد علی
فصیح الرحمٰن
صائم علی
رحمت الرحمٰن
اقراش

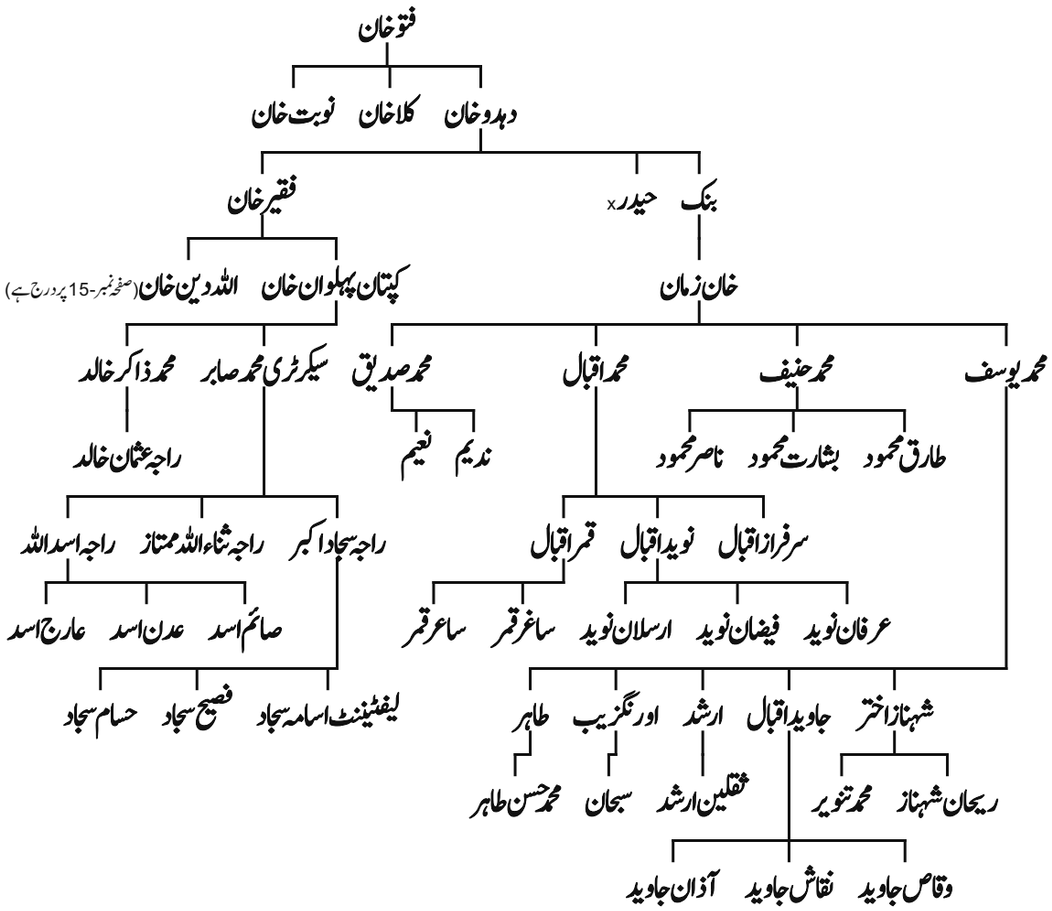
فتو خان
دہدو خان
کلا خان
نوبت خان
بنک
حیدر x
فقیر خان
خان زمان
کپتان پہلوان خان
اللہ دین خان (صفحہ نمبر-15 پر درج ہے)
محمد یوسف
محمد حنیف
محمد اقبال
محمد صدیق
سیکرٹری محمد صابر
محمد ذاکر خالد
طارق محمود
بشارت محمود
ناصر محمود
ندیم
نعیم
راجہ عثمان خالد
سرفراز اقبال
نوید اقبال
قمر اقبال
راجہ سجاد اکبر
راجہ ثناء اللہ ممتاز
راجہ اسد اللہ
عرفان نوید
فیضان نوید
ارسلان نوید
ساغر قمر
ساغر قمر
صائم اسد
عدن اسد
عارج اسد
شہناز اختر
جاوید اقبال
ارشد
اورنگزیب
طاہر
لیفٹیننٹ اسامہ سجاد
فصیح سجاد
حسام سجاد
ریحان شہناز
محمد تنویر
ثقلین ارشد
سبحان
محمد حسن طاہر
وقاص جاوید
نقاش جاوید
آذان جاوید

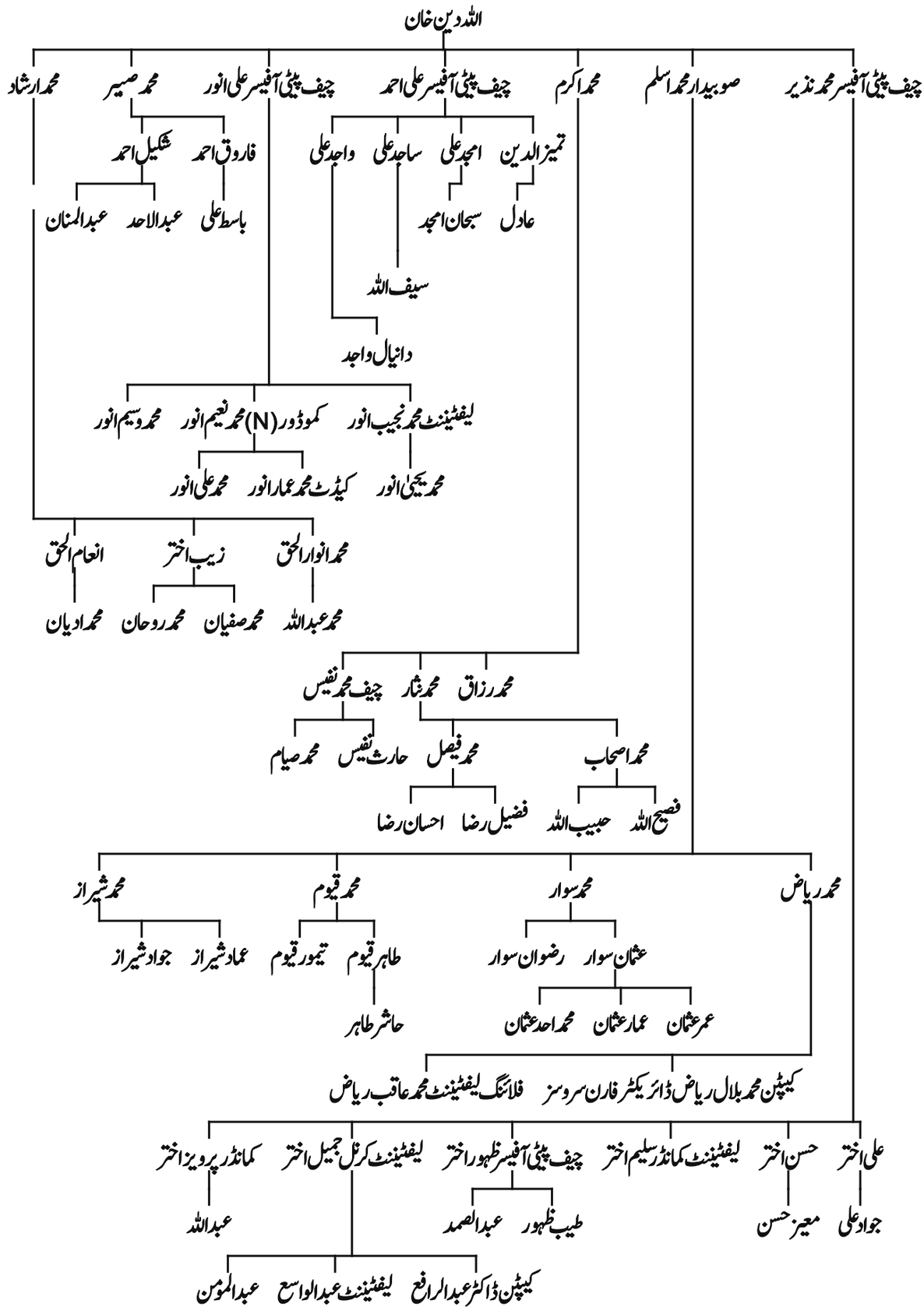
اللہ دین خان
چیف پیٹی آفیسر محمد نذیر
صوبیدار محمد اسلم
محمد اکرم
چیف پیٹی آفیسر علی احمد
چیف پیٹی آفیسر علی انور
محمد صبیر
محمد ارشاد
تمیز الدین
امجد علی
ساجد علی
واجد علی
فاروق احمد
شکیل احمد
عادل
سبحان امجد
باسط علی
عبدالاحد
عبدالمنان
سیف اللہ
دانیال واجد
لیفٹیننٹ محمد نجیب انور
کموڈور (N) محمد نعیم انور
محمد وسیم انور
محمد یحییٰ انور
کیڈٹ محمد عمار انور
محمد علی انور
محمد انوار الحق
زیب اختر
انعام الحق
محمد عبداللہ
محمد صفیان
محمد روحان
محمد ادیان
محمد رزاق
محمد نثار
چیف محمد نفیس
محمد اصحاب
محمد فیصل
حارث نفیس
محمد صیام
فصیح اللہ
حبیب اللہ
فضیل رضا
احسان رضا
محمد ریاض
محمد سوار
محمد قیوم
محمد شیراز
عثمان سوار
رضوان سوار
طاہر قیوم
تیمور قیوم
عماد شیراز
جواد شیراز
عمر عثمان
عمار عثمان
محمد احد عثمان
حاشر طاہر
کیپٹن محمد بلال ریاض ڈائریکٹر فارن سروسز
فلائنگ لیفٹیننٹ محمد عاقب ریاض
علی اختر
حسن اختر
لیفٹیننٹ کمانڈر سلیم اختر
چیف پیٹی آفیسر ظہور اختر
لیفٹیننٹ کرنل جمیل اختر
کمانڈر پرویز اختر
جواد علی
معیز حسن
طیب ظہور
عبدالصمد
عبداللہ
کیپٹن ڈاکٹر عبدالرافع
لیفٹیننٹ عبدالواسع
عبدالمومن

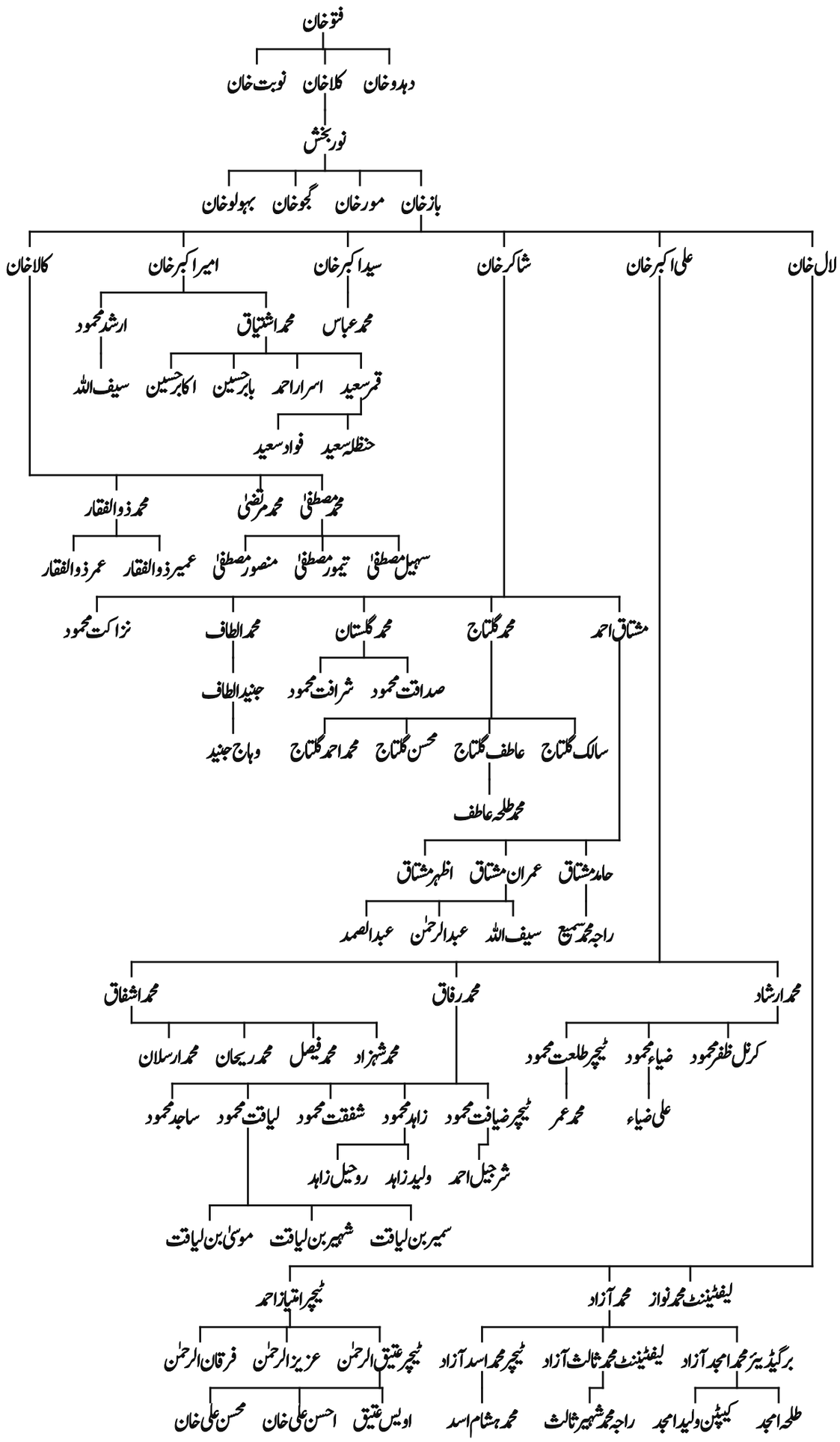
فتو خان
دہدو خان
کلا خان
نوبت خان
نور بخش
باز خان
مور خان
گجو خان
بہولو خان
لال خان
علی اکبر خان
شاکر خان
سیدا کبر خان
امیرا کبر خان
کالا خان
محمد اشتیاق
ارشد محمود
محمد عباس
قمر سعید
اسرار احمد
بابر حسین
اکابر حسین
سیف اللہ
فواد سعید
حنظلہ سعید
محمد ذوالفقار
محمد مرتضیٰ
محمد مصطفیٰ
عمیر ذوالفقار
عمر ذوالفقار
منصور مصطفیٰ
تیمور مصطفیٰ
سہیل مصطفیٰ
مشتاق احمد
محمد گلتاج
محمد گلستان
محمد الطاف
نزاکت محمود
شرافت محمود
صداقت محمود
جنید الطاف
وہاج جنید
سالک گلتاج
عاطف گلتاج
محسن گلتاج
محمد احمد گلتاج
محمد طلحہ عاطف
حامد مشتاق
عمران مشتاق
اظہر مشتاق
راجہ محمد سمیع
سیف اللہ
عبدالرحمٰن
عبدالصمد
محمد ارشاد
محمد رفاق
محمد اشفاق
کرنل ظفر محمود
ضیاء محمود
ٹیچر طلعت محمود
علی ضیاء
محمد عمر
ٹیچر ضیافت محمود
زاہد محمود
شفقت محمود
لیاقت محمود
ساجد محمود
شرجیل احمد
ولید زاہد
روحیل زاہد
محمد شہزاد
محمد فیصل
محمد ریحان
محمد ارسلان
سمیر بن لیاقت
شہیر بن لیاقت
موسیٰ بن لیاقت
لیفٹیننٹ محمد نواز
محمد آزاد
ٹیچر امتیاز احمد
برگیڈیئر محمد امجد آزاد
لیفٹیننٹ محمد ثالث آزاد
ٹیچر محمد اسد آزاد
ٹیچر عتیق الرحمٰن
عزیز الرحمٰن
فرقان الرحمٰن
طلحہ امجد
کیپٹن ولید امجد
راجہ محمد شہیر ثالث
محمد ہشام اسد
اویس عتیق
احسن علی خان
محسن علی خان

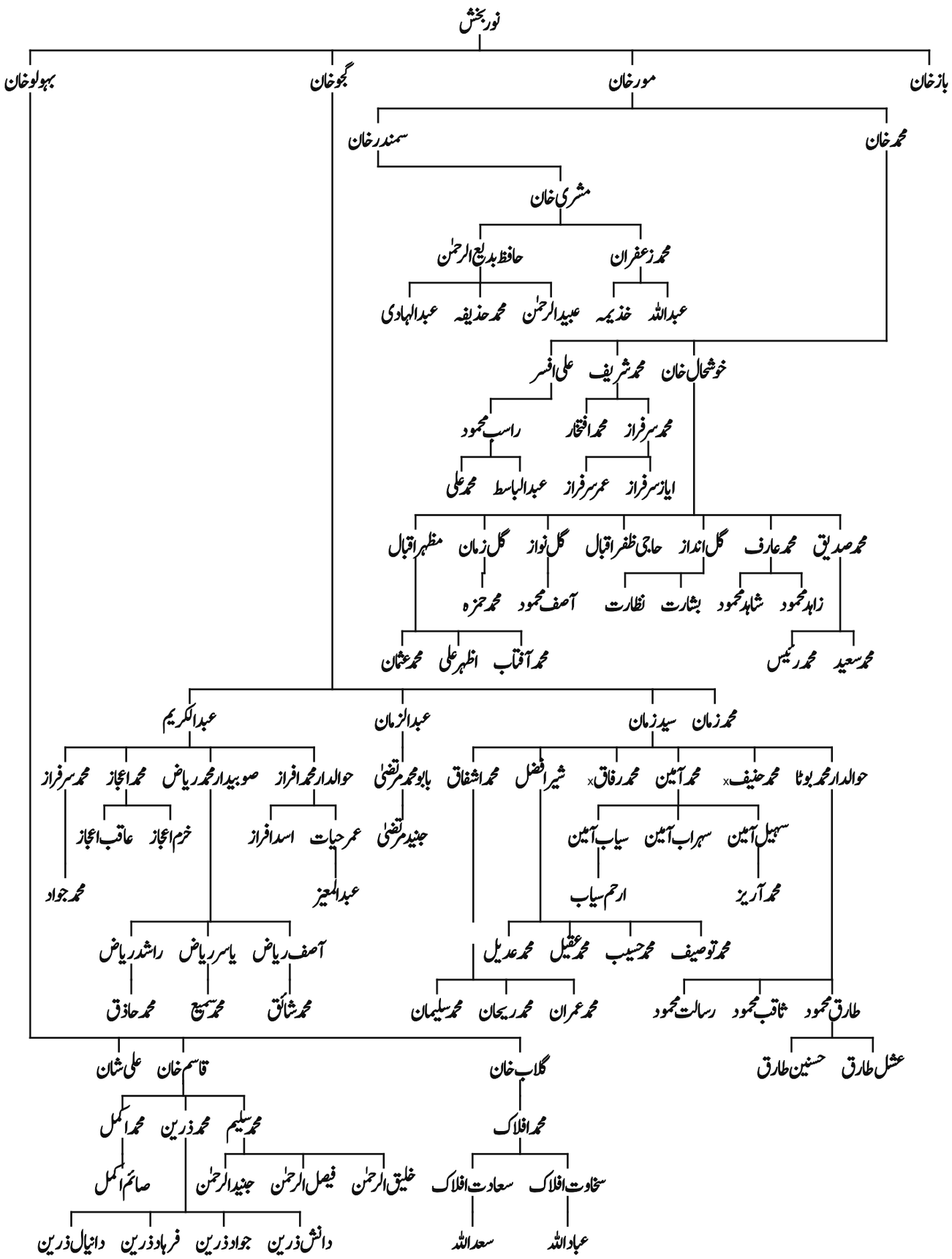
نور بخش
بازخان
مورخان
گجوخان
بہولوخان
محمد خان
سمندر خان
مشری خان
محمد زعفران
حافظ بدیع الرحمٰن
عبداللہ
خذیمہ
عبید الرحمٰن
محمد حذیفہ
عبدالہادی
خوشحال خان
محمد شریف
علی افسر
محمد سرفراز
محمد افتخار
راسب محمود
ایاز سرفراز
عمر سرفراز
عبدالباسط
محمد علی
محمد صدیق
محمد عارف
گل انداز
حاجی ظفر اقبال
گل نواز
گل زمان
مظہر اقبال
زاہد محمود
شاہد محمود
بشارت
نظارت
آصف محمود
محمد حمزہ
محمد سعید
محمد رئیس
محمد آفتاب
اظہر علی
محمد عثمان
محمد زمان
سید زمان
عبدالزمان
عبدالکریم
حوالدار محمد بوٹا
محمد حنیف
محمد آمین
محمد رفاق
شیر افضل
محمد اشفاق
بابو محمد مرتضیٰ
حوالدار محمد افراز
صوبیدار محمد ریاض
محمد اعجاز
محمد سرفراز
سہیل آمین
سہراب آمین
سیاب آمین
محمد آریز
ارحم سیاب
جنید مرتضیٰ
عمر حیات
اسد افراز
خرم اعجاز
عاقب اعجاز
عبدالمعیز
محمد جواد
محمد توصیف
محمد حبیب
محمد عقیل
محمد عدیل
آصف ریاض
یاسر ریاض
راشد ریاض
محمد عمران
محمد ریحان
محمد سلیمان
طارق محمود
ثاقب محمود
رسالت محمود
محمد سمیع
محمد شائق
محمد حاذق
عشل طارق
حسنین طارق
گلاب خان
قاسم خان
علی شان
محمد افلاک
محمد سلیم
محمد ذرین
محمد اکمل
سخاوت افلاک
سعادت افلاک
خلیق الرحمٰن
فیصل الرحمٰن
جنید الرحمٰن
صائم اکمل
عباداللہ
سعداللہ
دانش ذرین
جواد ذرین
فرہاد ذرین
دانیال ذرین

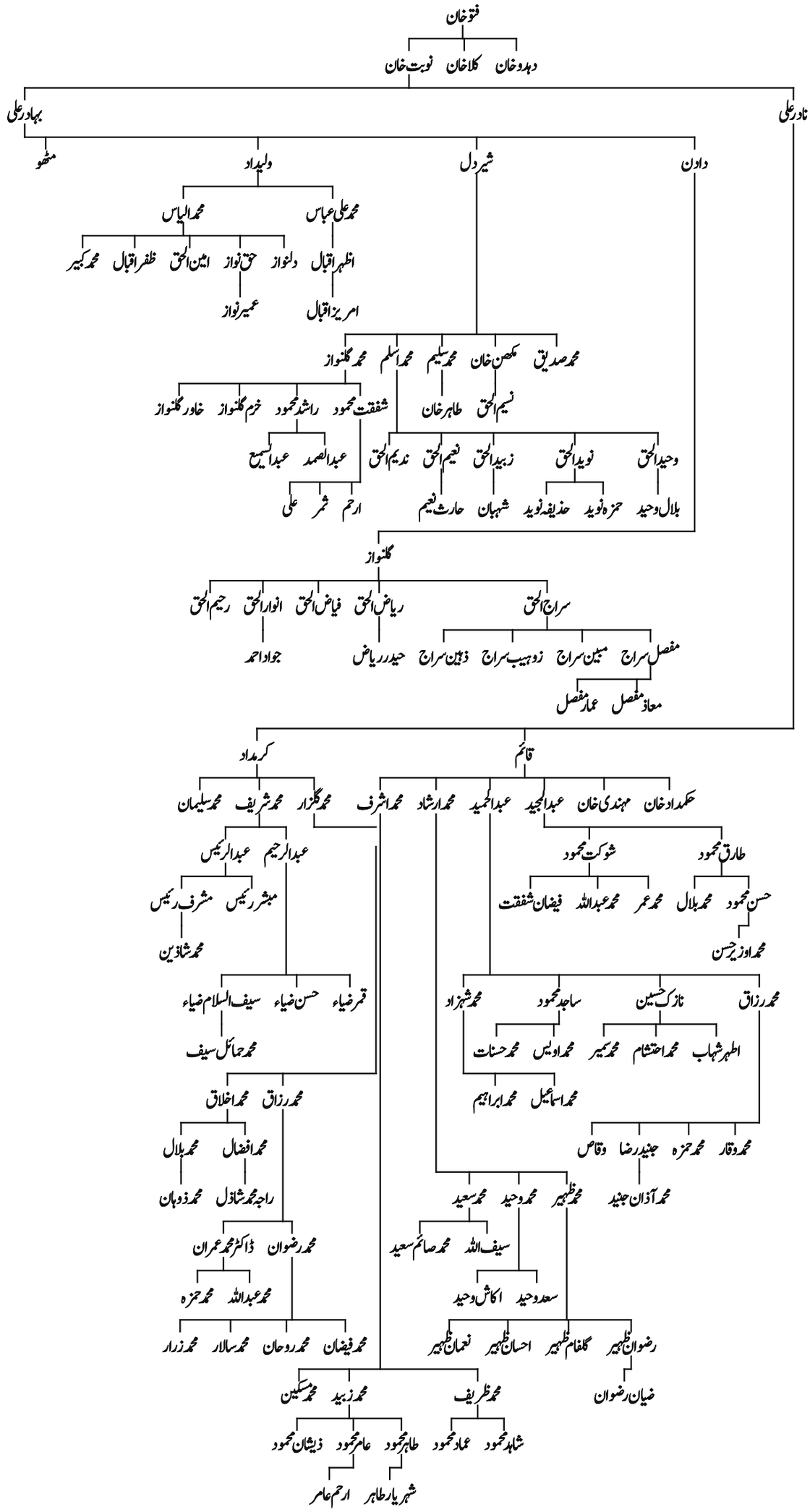
فتو خان
دہدو خان
کلا خان
نوبت خان
نادر علی
بہادر علی
دادن
شیر دل
ولیداد
مٹھو
محمد علی عباس
محمد الیاس
اظہر اقبال
دلنواز
حق نواز
امین الحق
ظفر اقبال
محمد کبیر
امریز اقبال
عمیر نواز
محمد صدیق
مکھن خان
محمد سلیم
محمد اسلم
محمد گلنواز
نسیم الحق
طاہر خان
شفقت محمود
راشد محمود
خرم گلنواز
خاور گلنواز
وحید الحق
نوید الحق
زبید الحق
نعیم الحق
ندیم الحق
عبد الصمد
عبد السمیع
بلال وحید
حمزہ نوید
حذیفہ نوید
شہبان
حارث نعیم
ارحم
ثمر
علی
گلنواز
سراج الحق
ریاض الحق
فیاض الحق
انوار الحق
رحیم الحق
مفصل سراج
مبین سراج
زوہیب سراج
ذہین سراج
حیدر ریاض
جواد احمد
معاذ مفصل
عمار مفصل
قائم
کرمداد
حکمداد خان
مہندی خان
عبد المجید
عبد الحمید
محمد ارشاد
محمد اشرف
محمد گلزار
محمد شریف
محمد سلیمان
طارق محمود
شوکت محمود
حسن محمود
محمد بلال
محمد عمر
محمد عبداللہ
فیضان شفقت
محمد اوزیر حسن
عبد الرحیم
عبد الرئیس
مبشر رئیس
مشرف رئیس
محمد شاذین
محمد رزاق
نازک حسین
ساجد محمود
محمد شہزاد
اطہر شہاب
محمد احتشام
محمد سمیر
محمد اویس
محمد حسنات
محمد اسماعیل
محمد ابراہیم
قمر ضیاء
حسن ضیاء
سیف السلام ضیاء
محمد حمائل سیف
محمد وقار
محمد حمزہ
جنید رضا
وقاص
محمد آذان جنید
محمد رزاق
محمد اخلاق
محمد افضال
محمد بلال
راجہ محمد شاذل
محمد ذوہان
محمد ظہیر
محمد وحید
محمد سعید
سیف اللہ
محمد صائم سعید
سعد وحید
اکاش وحید
محمد رضوان
ڈاکٹر محمد عمران
محمد عبداللہ
محمد حمزہ
رضوان ظہیر
گلفام ظہیر
احسان ظہیر
نعمان ظہیر
ضیان رضوان
محمد فیضان
محمد روحان
محمد سالار
محمد زرار
محمد ظریف
محمد زبید
محمد مسکین
شاہد محمود
عماد محمود
طاہر محمود
عامر محمود
ذیشان محمود
شہریار طاہر
ارحم عامر